ہفت روزہ

انٹرنیشنل

الفضل

مدیر اعلیٰ:— نصیر احمد قمر

جلد ٦ جمعۃ المبارک ۱۲/مارچ ۱۹۹۹ء شمارہ ۱۱

۲۳/ذوالقعدہ ۱۴۱۹ ہجری ☆ ۱۲/امان ۱۳۷۸ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلقات پیدا کرے وہ ان فیوض سے بہرہ ور ہو سکتا ہے جو پہلے راستبازوں کو دیئے گئے

"اللہ تعالیٰ نے سچے علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآن شریف میں اِس امت کو دیا ہے۔ جو شخص ان حقائق و معارف کو پالیتا ہے جو قرآن شریف میں بیان کئے گئے ہیں اور جو محض حقیقی تقویٰ اور خشیۃ اللہ سے حاصل ہوتے ہیں اسے وہ علم ملتا ہے جو اس کو انبیاء بنی اسرائیل کا مثیل بنا دیتا ہے۔ ہاں یہ بات بالکل سچ ہے کہ ایک شخص کو جو ہتھیار دیا گیا ہے اگر وہ اس سے کام نہ لے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے نہ کہ ہتھیار کا۔ اِس وقت دنیا کی یہی حالت ہو رہی ہے۔ مسلمانوں نے باوجودیکہ قرآن شریف جیسی بے مثل نعمت ان کے پاس تھی جو ان کو ہر گمراہی سے نجات بخشتی اور ہر تاریکی سے نکالتی ہے۔ لیکن انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کی پاک تعلیموں کی کچھ پروانہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اسلام سے بالکل دور جا پڑے ہیں۔ یہاں تک کہ اب اگر حقیقی اسلام ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو چونکہ وہ اس سے لکّی بے خبر اور غافل ہیں اس لئے حقیقی مومن کو بھی کافر کہہ دیتے ہیں۔

بہت سے لوگ ہیں جو اوباشانہ اور عیاشانہ حالات زندگی رکھتے ہیں اور وہ دنیا کا فخر، دنیا کی عزت اور املاک و دولت چاہتے ہیں۔ اس قسم کی آرزوؤں اور تمناؤں اور ان کے پورا کرنے کی تدبیروں اور تجویزوں میں ہی اپنی عمر کھو بیٹھتے ہیں۔ اُن کی آرزوؤں کی انتہا نہیں ہوتی کہ پیغام موت آجاتا ہے۔ اب اُن کو بھی اللہ تعالیٰ نے قویٰ تو دیئے تھے انہیں قویٰ سے اگر کام لیتے تو حق پالیتے۔ یہ ان کی اپنی بدبختی ہے۔ نیک بخت اور مبارک ہے وہ شخص جو ان خداداد قویٰ سے کام لے۔ بہت سے آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اُس کے اوامر کی پیروی کرو اور نواہی سے پرہیز کرو تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے کیا ولی بننا ہے۔ اس قسم کا کلمہ میرے نزدیک کلمۂ کفر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدگمانی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور کیا کمی ہے۔ اس کے پاس سرکار کی طرح کوئی محدود نوکریاں تو نہیں ہیں جو ختم ہو جائیں۔ بلکہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلقات پیدا کرلے وہ ان فیوض سے بہرہ ور ہو سکتا ہے جو پہلے راستبازوں کو دیئے گئے ۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست"۔

(ملفوظات جلد اول مطبوعہ لندن صفحہ ۳۴۹۔۳۵۰)

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۲۰/ فروری ۱۹۹۹ء :

آج حضور انور کے ساتھ ۲۰/ فروری ۱۹۹۹ء کو ریکارڈ کی گئی بچوں کی ملاقات کا پروگرام ریکارڈ اور براڈکاسٹ کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ایک بچی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سفر ہوشیارپور اور پیشگوئی مصلح موعودؓ پر تقریر کی۔ تقریر بہت روانی اور فصاحت اور تفصیل سے ادا کی گئی۔ حضور انور نے اس کی تعریف فرمائی۔ بعدہ ایک نظم ؎

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

سنائی گئی۔ بعدہ ایک لڑکے نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مختصر حالات بیان کئے۔ پھر کلام محمود میں سے ایک نظم سنائی گئی۔

حضرت مصلح موعودؓ کا بیرونی مشنوں کا قیام یعنی افریقہ، امریکہ، ایشیا اور یورپ میں احمدی مشنز کے قیام کے موضوع پر ایک پروگرام پیش کیا گیا۔ افریقہ میں سب سے پہلا احمدی مشن ماریشس میں ۱۹۱۵ء میں بنا۔ مغربی افریقہ میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے گھانا اور نائجیریا میں مشنز قائم کئے۔ اسی طرح افریقہ کے باقی مبلغین کے حالات زندگی اختصار سے بیان کئے۔ سیرالیون جماعت کا ذکر خاص طور پر کیا گیا۔ باری باری تمام ممالک میں احمدیت کی بنیاد کا ذکر کیا گیا۔ ان میں لندن، انڈونیشیا اور شکاگو میں احمدیت کے قیام کی تفصیلات از حد دلچسپ تھیں۔

اتوار، ۲۱/ فروری ۱۹۹۹ء :

آج حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ گیمبیا کے زائرین کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس کا پروگرام جو ۱۶/ جولائی ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ کیا گیا تھا دوبارہ نشر کیا گیا۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

شفاعت صرف اس کے حق میں کام کرے گی جس نے کسی چیز میں بھی اللہ کا شریک نہ ٹھہرایا ہو

آیت الکرسی کے مضامین کا نہایت پرلطف اور بصیرت افروز تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶/فروری ۱۹۹۹ء)

لندن (۲۶/فروری) : سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے گزشتہ خطبہ کے تسلسل میں فرمایا کہ گزشتہ دفعہ میں نے ریشم کے کیڑے کی مثال دی تھی اس کے ساتھ ہی شہد کی مکھی کا ذکر بھی شامل کرنا چاہتا ہوں۔ شہد کی مکھی نے بھی ریشم کے کیڑے کی طرح اس وقت شہد بنانا شروع کیا جب انسان کا کوئی وجود نہیں تھا اور دوسری آیات قرآنیہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کی وحی کے نتیجہ میں اس نے شِفَاءٌ لِلنَّاس بنتا ہے۔ اس نقطۂ نظر سے یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَاخَلْفَهُمْ پر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ انسان یا مخلوق کا جو بھی ماضی ہے اس کا انسان یا مخلوق کو کوئی علم نہیں اور بعد کا بھی کوئی علم نہیں۔ اِلَّابِمَا شَاءَ مگر اتنا ہی جتنا اللہ چاہے کہ اسے علم ہو۔ صرف خدا کی ذات ہے جس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ریشم کا کیڑا ریشم بناتا تھا اور اس ریشم کے بنانے کا مقصد اس وقت ظاہر ہوا جب انسان نے اسے استعمال کرنا شروع کیا۔ یہی حال شہد کی مکھی کے شہد بنانے کا تھا۔ جب اس نے شہد بنانا شروع کیا تو انسان کا نام و نشان تک بھی نہیں تھا اور بنایا یہ انسان کے لئے گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے تفصیل سے اس مضمون کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ۔ شہد کی مکھی کے بنائے ہوئے شہد میں جو شفا ہے اس کا بھی احاطہ انسان نہیں کر سکا۔ بہت تحقیقات ہو رہی ہے۔ شہد کے جسمانی طور پر لگانے سے کیا شفا حاصل ہوتی ہے اور اندرونی طور پر کیا شفا حاصل ہو سکتی ہے۔ ہر ملک کا شہد الگ الگ خواص رکھتا ہے۔ وہ زمین جہاں وہ پھول پودے اگتے ہیں جن سے مکھی شہد بناتی ہے وہ مختلف ہے۔ وہ پھول مختلف رنگوں کے، مختلف خواص والے ہیں، موسم مختلف ہیں۔ غرضیکہ اتنا وسیع مضمون ہے کہ انسان کے لئے ممکن ہی نہیں کہ اس علم کا بھی احاطہ کر سکے۔ حضور نے فرمایا کہ شہد کی مکھی اور ریشم کے کیڑے کا علم عطا کرنا خدا کے لئے ضروری تھا ورنہ ان کی تخلیق ہی ضائع جاتی مگر انسان اتنا ہی علم حاصل کر سکتا ہے جتنا خدا چاہے اور جب چاہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے شفاعت کے مضمون باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

سوموار، ۲۲ر فروری ۱۹۹۹ء :

حضور انور کے ساتھ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۹ جو یکم مئی ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

منگل، ۲۳ر فروری ۱۹۹۹ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۳۰۴ ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی۔ آج سورۃ اللیل، الانشراح، التّین، العلق، القدر اور البیّنۃ کا ترجمہ اور ضروری تشریح بیان ہوئی۔

بدھ، ۲۴ر فروری ۱۹۹۹ء :

آج حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۳۰۵ منعقد ہوئی اور براڈکاسٹ بھی کی گئی۔ حضور انور نے سورۃ العادیات کی ابتدائی آیات کے ضمن میں فرمایا کہ یہ آیات اسلامی تاریخ کے اس پہلو پر گواہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کبھی سوئے ہوئے لوگوں پر حملہ نہیں کرتے تھے۔

سورۃ القارعۃ میں انسان کو دنیا پر آنے والے مصائب سے خبردار کیا گیا ہے اور ایٹمی جنگوں کی ان تباہیوں کا نقشہ کھینچا گیا ہے جن کا آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں کسی کو کوئی تصور نہ تھا۔ سورۃ الھمزۃ کے ضمن میں حضور انور نے فرمایا کہ سیاق و سباق تقاضا کرتے ہیں کہ ان آیات کا ایسا ترجمہ کیا جائے جو سب زمانے پر محیط ہے۔ یہاں بڑی قوموں کی شرارتیں مراد ہیں جو وہ ایک قوم کو دوسری سے لڑانے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور مال کو مقصود بالذات اور ایسی طاقت کا نشان سمجھتے ہیں جو انہیں دوام بخشے گا۔ سورۃ الفیل کے ترجمہ و تشریح کے دوران فرمایا کہ خانہ کعبہ کو امن کی جگہ بنایا گیا۔ ابرہہ نے اسے تباہ کرنے کی کوشش کی تو ابابیل نے چیچک کے جراثیم سے ملوث کنکریاں اذن الٰہی سے ان پر پھینک کر انہیں چیچک میں مبتلا کر کے ہلاک کر دیا۔ سورۃ الماعون میں دین کو جھٹلانے والوں کی امتیازی علامتیں بیان کی گئی ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو یتامیٰ کو دھتکارتے ہیں مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے اور نمازوں سے غافل اور دکھاوے سے کام لیتے ہیں۔ سورۃ النصر میں افراد نہیں بلکہ قوموں کے اسلام قبول کرنے کی پیشگوئی ہے۔ سورۃ اللھب میں یہ بتایا گیا ہے کہ آگ بھڑکانے والوں کے مددگار بھی تباہ ہونگے اور عورت سے مراد وہ قومیں ہیں جو ان کے پیچھے لگتی ہیں۔ آخری تین سورتوں الاخلاص، الفلق اور الناس میں حاسد کے شر سے پناہ مانگنے کی دعا اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام ترقی کرے گا۔

آج قرآن مجید کے ترجمہ کی یہ مبارک کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاء ختم القرآن پڑھی اور فرمایا کہ سَنُقْرِئُكَ فَلا تَنْسىٰ اِلاَّ مَاشَاءَ اللّٰهُ کے مرکزی نقطہ کو سامنے رکھتے ہوئے اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْ نِی مَا نَسِیْتُ کی دعا مجھے بہت پسند آئی۔ آنحضرت ﷺ بھی بشریت کے تقاضے کے تحت بھول جایا کرتے تھے لیکن اس وعدہ کے تحت انہیں یاد کرا دیا جاتا تھا۔ حضور نے آخر پر ہاتھ اٹھا کر دعا بھی کروائی۔

جمعرات، ۲۵ر فروری ۱۹۹۹ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۰ جو ۲ر مئی ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ کی گئی دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۲۶ر فروری ۱۹۹۹ء :

حضور انور کے ساتھ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ ۲۱ر فروری ۱۹۹۹ء کی ملاقات کا پروگرام نشر کیا گیا۔ مختصر کارروائی درج ذیل ہے :

☆...... یہاں مصلح موعود کا دن تھا تو کیا آپ کو اس سلسلہ میں بچپن کا کوئی واقعہ یاد ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کا یہ سوال تو سارا وقت لے لے گا۔ میں صرف اس بات پر اکتفا کرتا ہوں کہ اگرچہ آپ مصلح موعود تو آغاز سے تھے ہی لیکن آپ نے پہلے دعویٰ نہیں کیا جبکہ آپ وہ تمام کام کر رہے تھے جن کا پیشگوئی میں ذکر ہے خدام الاحمدیہ وغیرہ کی بنا، تحریک جدید کا آغاز، تفسیر قرآن وغیرہ لیکن آپ نے خود المصلح الموعود ہونے کا دعویٰ نہ کیا۔ میری والدہ کو اس بات کی بہت خواہش تھی کہ وہ دعویٰ کریں۔ اور آخر خدا تعالیٰ نے بذریعہ کشف آپ کو صاف الفاظ میں بتا دیا کہ آپ ہی المصلح الموعود ہیں اور حضور نے حضرت ام طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی آخری علالت کے دوران یہ بات بتا دی تھی اور اس کے بعد ان کی وفات ہوئی ہے۔ اور وفات سے قبل ان کی یہ خواہش پوری ہو گئی۔

☆...... کہتے ہیں کہ اس سال اگست میں چاند گرہن لگے گا کیا اس کی کوئی اہمیت ہو گی؟ حضور نے فرمایا گرہن تو لگتے ہی رہتے ہیں اہم وہی تھا جو ۱۸۹۴ء میں لگا۔

☆...... ایلی ایلی لما شبقتانی کا کیا مطلب ہے؟ حضور نے تفصیل سے اسکا مطلب سمجھایا۔

☆...... حضرت مصلح موعودؓ کی سب سے بڑی Achievement کیا تھی؟ حضور نے جواباً فرمایا آپ کی پیدائش کے بارے میں پیشگوئی اور آپ کی دنیاوی تعلیم کی عدم موجودگی میں آپ کی معرکۃ الآراء تصانیف جن میں تفسیر کبیر اوّل نمبر پر ہے۔ آپ کا علم کے ہر میدان میں معیار ایسا تھا کہ سب علماء اقرار کرتے تھے کہ آپ کی تصانیف قابل رشک تھیں۔ اسی طرح ہومیوپیتھی اور عطریات وغیرہ بنانے اور مکس کرنے میں اعلیٰ قابلیت کے حامل تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو کما حقہ آگے بڑھایا۔ بہت تفصیل کے ساتھ حضور نے ان کامیابیوں کا ذکر فرمایا۔

☆...... قرآن مجید سیپاروں اور رکوعوں میں منقسم ہے۔ رکوع کا کیا مطلب ہے؟ حضور نے فرمایا یہ مارکس وغیرہ امت کے علماء نے بعد میں قرآن مجید کے حفظ میں آسانی اور تا کہ پڑھنے والوں کو پتہ ہو کہ میں نے کہاں تک پڑھا ہے اس غرض سے ایجاد کئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں اور رکوع بنانے والوں نے موضوعات کے مطابق علامتیں مقرر کیں۔ جو بالکل درست نہیں ہو سکتا۔ یہی حال باقی مارکس مثلاً ربع، نصف، ثلث وغیرہ کا ہے لیکن سورتوں کی تقسیم خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے مثلاً البقرۃ کا آغاز اور اختتام خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام کیا گیا اور اسی طرح باقی تمام سورتوں کا حال ہے۔

☆...... وہ لوگ جنہیں متعدی مرض مثلاً فلو (Flu) وغیرہ ہو تو کیا وہ مسجد میں باجماعت نماز کے لئے حاضر ہوں؟۔ حضور نے فرمایا اگر سخت خطرہ ہو کہ دوسروں کو جراثیم پہنچ جائیں گے تو اس عرصہ کے لئے نہ آئیں۔ لیکن جاپانی لوگ بہت عقلمندی کے ساتھ ایسے موقعوں پر سفید کپڑا ناک کے آگے باندھ لیتے ہیں۔ ہو سکے تو اس طرح کپڑا باندھ کر شامل ہو جایا کریں۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بھی حضور انور نے ارشاد فرمائے :

☆...... بن بیاہی لڑکیوں کے بچوں کو adopt کرنے کے متعلق۔ ☆...... Gospels میں سے کوئی بھی حضرت عیسیٰ کے اپنے نام پر کیوں نہیں۔ ☆...... انگولا میں پچھلے چار سال پر امن رہے۔ اب پھر سے چھیڑ چھاڑ شروع ہو رہی ہے؟

(مرتبہ : امتہ المجید چوہدری)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

کی طرف لوٹتے ہوئے سورۃ طٰہٰ کی آیات ۱۱۰ تا ۱۱۳ کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ شفاعت صرف اسے فائدہ دے گی جس کے متعلق رحمان اجازت دے اور یہ بھی مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی شفاعت مانے گا جس کو اس نے پہلے سے اجازت دے دی ہو کہ میں تیری شفاعت قبول کروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تمام انبیاء میں سب سے زیادہ جس کا قول اللہ کو پسند آتا تھا وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا قول تھا۔ حضور نے آیات قرآنیہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ خدا ظاہر و باطن اور حاضر و غائب کو جانتا ہے اس لئے وہی اس بات کا اہل ہے کہ کسی کے حق میں شفاعت کی اجازت دے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ کون اس کا حقدار ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بخاری کتاب الدعوات کی ایک حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ شفاعت صرف اس کے حق میں کام کرے گی جس نے کسی چیز میں بھی اللہ کا شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ نے صحیح مسلم کی حدیث کے حوالے سے اذان کے بعد کی دعا کا ذکر بھی کیا جس میں آنحضرت ﷺ نے تعلیم دی ہے کہ میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگو۔ حضور ایدہ اللہ نے احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے شفاعت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے آسان فہم انداز میں اس مضمون کو سمجھایا۔

عصر حاضر میں دہریت کا سر کچلنے اور توحید باری و حقیّت فرقان مجید اور صداقت اسلام کے اثبات کے لئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

نہایت بلند پایہ علمی و تحقیقی تصنیف

Revelation, Rationality, Knowledge & Truth

خدا تعالیٰ کے فضل سے طبع ہو کر دستیاب ہے۔

یہ کتاب اسلام کے حق میں عالمگیر انقلاب پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرنے والی ہے۔

اس کی بکثرت اشاعت میں بھرپور حصہ لیجئے۔ خود بھی خریدئے اور اہل علم دوستوں کو بھی پیش کیجئے۔

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ ۱۹۹۹ء انشاء اللہ تعالیٰ

۳۰ر، ۳۱ر جولائی و یکم اگست ۱۹۹۹ء اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہو گا۔

جماعت احمدیہ انگلستان کی اسلامی خدمت

اور

سید ابوالاعلیٰ مودودی کا زبردست خراج تحسین

(وَالفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الاَعْدَاء)

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

احمدیہ مسلم مشن انگلستان کی بنیاد جولائی ۱۹۱۳ء میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے رکھی۔ اس شہرہ آفاق مشن کی پچاسی سالہ تاریخ عظیم الشان دینی کارناموں سے اسی طرح لبریز ہے جس طرح شیشہ عطر سے بھرا ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں انگلستان پریس میں نبیوں کے سردار اور رسولوں کے فخر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر حملہ کیا گیا تو احمدیہ مشن نے دنیا بھر کے مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے اس کا مؤثر جواب دیا اور اس کے زہریلے اثرات کو زائل کرنے کے لئے ہر ممکن اور مناسب اقدام کیا۔

چنانچہ قیام پاکستان (اگست ۱۹۴۷ء) سے بائیس سال قبل کا یہ اندوہناک واقعہ ہے کہ انگلستان کے اخبار "دی سٹار" (The Star) نے ۱۸/اگست ۱۹۲۵ء کو ایک توہین آمیز اور نہایت دلآزار کارٹون شائع کیا۔ جس میں انگلستان کے ایک مشہور کرکٹ کے کھلاڑی مسٹر جیک ہابس کے قدموں کے نیچے آنحضرت ﷺ، حضرت آدم علیہ السلام اور چند دیگر مشاہیر زمانہ کو کھڑا دکھلایا گیا۔ جونہی یہ کارٹون شائع ہوا حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے، انچارج احمدیہ مشن انگلستان نے حکومت کے وزیر داخلہ یعنی ہوم سیکرٹری صاحب کو ایک چٹھی کے ذریعہ اس ناپاک فعل کے خلاف پوری قوت و شوکت سے احتجاج کیا اور ساتھ ہی تمام اسلامی ممالک کو اظہار نفرت کرنے کے لئے مؤثر تحریک کی۔ آپ کی انگریزی چٹھی کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:

بخدمت جناب ہوم سیکرٹری صاحب

میں انگلستان کی ایک بہت بڑی جماعت کا امیر ہونے کی حیثیت سے یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ میں ان کی طرف سے اور نیز بہت سے مصری، ہندوستانی اور افریقن مسلمانوں کی طرف سے جو کہ میرے پاس شکایت لے کر پہنچے ہیں ان کے انتہائی غصہ اور شدید صدمہ کا اظہار کروں جو انہیں اخبار "سٹار" مورخہ ۲۵/۸/۱۸ کے ایک کارٹون سے ہوا ہے۔

کارٹون میں مسٹر جیک ہابس کو ایک دیوہیکل صورت میں ظاہر کیا گیا ہے اسکے قدموں پر کچھ مشاہیر عالم اور حضرت آدم علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ کو کھڑے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے رسول بھی دوسرے مشاہیر کی طرح مسٹر ہابس کے چہرے کی طرف نہایت تحیر سے دیکھتے ہوئے دکھائے گئے ہیں کہ اس نے کرکٹ کے کھیل میں اس قدر کامیابی حاصل کی ہے۔ اس قابل شرم اور ہتک آمیز کارٹون نے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو نہایت گہرے طور پر زخمی کیا ہے۔

مسلمانوں کے لئے رسول کریم ﷺ کا وجود بہت ہی مقدس ہے اور جو محبت اور عزت آپؐ کی مسلمانوں کے دلوں میں ہے وہ تمام رنگ، ذات اور ملک کی تمیز کو پھاڑ کر پس پشت ڈال دینے والی ہے۔ مسلمانوں کے لئے دنیا میں سب سے زیادہ مقدس وجود ان کے روحانی آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ کا وجود ہے۔ جس کے لئے ہر مسلمان جوان ہو یا بوڑھا، چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت اپنی جان اور اپنی ہر عزیز چیز کو قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ مسلمان ہر خِفّت کو برداشت کر سکتا ہے لیکن اپنے پیارے آقا ﷺ کے ناموس کے خلاف کوئی کلمہ سننے کے لئے تیار نہیں۔

اس سے جناب بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس ہتک آمیز حرکت نے مسلمانوں کے دلوں کو کس قدر صدمہ پہنچایا ہے۔ الفاظ اس کی کیفیت کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ روحانی جلال کا وہ بے نظیر بادشاہ، اللہ تعالیٰ کی وہ سب سے بڑی تجلّی، سب کی آنکھوں کا تارا، وہ جو کہ صلح کا شہزادہ اور رحمت للعالمین ہو کر آیا۔ ایک بالشتیا کی صورت میں مسٹر ہابس کی کرکٹ میں کامیابی پر حیرت میں پڑا ہوا دکھایا گیا ہے۔ اور ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے ایک خونبار اور قتل وغارت کے راکشس کی شکل میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کسی فن اور ہنر کی اس سے زیادہ کیا ہتک ہو سکتی ہے۔ کسی اخبار کی اس سے زیادہ اور کوئی شرارت نہیں ہوسکتی کہ وہ کسی قوم کے مذہبی احساسات کے ساتھ تمسخر کرے۔ یقیناً یہ فن اخبار نویسی کی ہتک ہے۔ کیا ایک کرکٹ کے کھلاڑی کی تعریف اس کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی تھی کہ اس انسان کی ناواجب اور بلاوجہ ہتک کی جاتی جو کہ مصلحین دنیا کی صف اوّل میں کھڑا ہوتا ہے۔ یقیناً مقابلے کا یہ طریق بہت ہی کمینہ ہے۔

مجھے جناب کی توجہ کو اس امر کی طرف مبذول کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس کارٹون سے ہندوستان اور دیگر ممالک اسلامیہ میں غم و غصہ اور نفرت کا طوفان برپا ہوگا۔ اس لئے میں اس شنیع حرکت کے خلاف جس سے ہمارے نبی پاک ﷺ کی ہتک کی گئی ہے، نہایت زور سے صدائے احتجاج بلند کرتا ہوں۔ اور جناب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس معاملہ کی طرف اپنی پوری توجہ مبذول فرماویں اور ملزم کے متعلق قانونی کارروائی فرماویں تاکہ دنیا معلوم کرلے کہ انگلستان بجاطور پر اپنے روایتی انصاف اور غیر جانبداری پر فخر کرتا ہے"۔

از: اے۔ آر۔ درد۔ امام مسجد لندن۔ مورخہ ۲۶/اگست ۱۹۲۵ء

("جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات" صفحہ ۲ تا ۴ تالیف حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال، ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔ ناشر مینجر بک ڈپو تالیف اشاعت قادیان طبع اوّل دسمبر ۱۹۲۷ء)

اس سعی و جدوجہد کا فوری ردعمل یہ ہوا کہ اخبار سٹار نے معافی مانگی اور خود مسٹر جیک ہابس نے انتہائی ندامت اور شرمساری کا اظہار کیا جیسا کہ اس کی مندرجہ چٹھی سے ظاہر ہے:

"جناب من!

مجھے یہ معلوم کر کے بہت ہی تکلیف ہوئی ہے کہ اخبار سٹار مورخہ ۱۸/اگست ۱۹۲۵ء کے کارٹون نے مسلمانوں کے احساسات کو زخمی کیا ہے۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں جیسے کہ ظاہر ہے کہ اخبار مذکور کے ایسا کرنے سے روکنے پر مجھے کوئی اقتدار نہیں اور نہ ہی کارٹون کی اشاعت کی ذمہ داری مجھ پر پڑتی ہے لیکن تاہم مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ "سٹار" نے اپنی معذرت شائع کر دی ہے۔ اور اس کارٹون بنانے والوں کو اگر معلوم ہوتا کہ محمد ﷺ کا کارٹون بنانے سے دلآزاری ہوگی تو وہ ایسا کرنے سے ضرور باز رہتے۔ مجھے افسوس ہے کہ میری کرکٹ میں کامیابی کی خوشی جس میں تمام دنیا کے کھیل پسند لوگ شامل ہیں بدقسمتی سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو زخمی کرنے کا موجب بن گئی ہے۔ کاش کہ ایسا نہ ہوتا۔

میں ہوں آپ کا مخلص جے۔ بی۔ ہابس"۔

(ترجمہ بحوالہ کتاب مذکور صفحہ ۴)

مولانا درد صاحب کی اس کارروائی کے نتیجہ میں انگلستان کے اخباروں ہی کو نہیں لیکچراروں اور مضمون نگاروں کو تنبیہ ہو گئی کہ وہ اب پہلے کی طرح آنحضرت ﷺ کے خلاف بے لگام قلم و زبان استعمال نہ کر سکیں گے۔ حضرت مولانا صاحب نے کچھ عرصہ بعد گورنمنٹ برطانیہ کے ایک ذمہ دار وزیر صاحب کو اس طرف بھی توجہ دلائی کہ رائج الوقت انگلش لاء اس طرح ہے کہ یسوع مسیح کے خلاف ہتک آمیز کلمات یا کتاب مقدس پر تمسخر کرنا یا اس کے کسی جزو کی تحقیر کرنا یا ہنسی کرنا ایسے جرم ہیں جن کی سزا انگریزی عدالتوں میں جرمانہ قید اور بدنی سزا ہے۔ ایڈورڈ ہشتم کا ایک ایکٹ یہاں تک کہتا ہے کہ ایسے اشخاص جو عشائے ربانی کو ہتک آمیز الفاظ سے یاد کریں گے یا کسی اور رنگ میں بدنام کریں گے۔ وہ بھی قابل تعزیر ہونگے۔ لیکن دوسرے مذاہب کے پیروؤں کی اس قسم کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں اور دنیا کے چیدہ مذاہب کے بانیوں کی عزت انگلینڈ میں محفوظ نہیں۔ حالانکہ وہ براعظم جس کا کہ انگلینڈ مرکز ہے، تمام قسم کے مذاہب پر مشتمل ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کئی ایک انگریز عیسائی مذہب کے سوا دوسرا مذہب رکھتے ہیں چونکہ اس جگہ اکناف عالم سے لوگ آتے ہیں اور اگر یہاں ایسی قبیحہ حرکات جاری رہیں تو برطانیہ کے رعب کو تمام دنیا میں عموماً اس کی نو آبادیات میں خصوصاً صدمۂ عظیم پہنچے گا۔ دنیا نے پہلے ہی مذہبی عدم رواداری اور جنون کے ہاتھوں کافی نقصان اٹھایا ہے۔ اور انگلینڈ جیسے مہذب ملک کے قانون میں ایسی تفریق اور امتیاز نہایت ہی غیر منصفانہ، غیر ضروری اور غیر معقول ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر میں تجویز کرتا ہوں کہ قانون میں ایسی ترمیم کی جائے کہ جس سے تمام دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے احساسات محفوظ رہ سکیں۔

یہ کم سے کم حسن اخلاق ہے جو براعظم کے باشندوں کے ساتھ روا رکھا جا سکتا ہے۔ اس سے عیسائیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ یسوع مسیح کی عزت ویسے ہی محفوظ رہے گی۔ مگر وہ ناانصافی جو انگلینڈ کے لئے قابل شرم ہے براعظم کی کثیر آبادی کے احساسات کے شریفانہ احترام سے تبدیل ہو جائے گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ جناب اس معاملہ کو اہم سمجھ کر فوری توجہ فرمائیں گے۔

(بحوالہ" جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات " صفحہ ٦)

ابوالاعلیٰ مودودی کا ادارتی نوٹ

سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے جو اُن دنوں "جمعیة العلماء هند" کے ترجمان "الجمعية" دہلی کے ایڈیٹر تھے اس شرمناک کارٹون سے متعلق حضرت مولانا درد صاحب کے اس عظیم الشان قلمی جہاد پر ایک خصوصی اداریہ لکھا جس کا مکمل متن ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے:۔

"مسلمانوں کی غیرت مِلّی پر ایک شدید حملہ

انگریزی اخبارات اور کتابوں میں اکثر اوقات اس قسم کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں جن سے شبہ ہوتا ہے کہ یا تو اس قوم میں جو بدقسمتی سے ہم پر حکمران ہے شرافت کا اتنا احساس ہی نہیں ہے کہ اپنی دس کروڑ اسلامی رعایا کے مذہبی احساسات کا احترام کرے یا وہ باوجود ادعائے علم کے اس قدر جاہل ہے کہ مدتوں سے ہم پر حکومت کرنے اور ہم سے میل جول رکھنے کے باوجود ہمارے مذہبی جذبات کو آج تک نہ سمجھ سکی۔ اس قسم کی دلآزار تحریروں پر مسلمانان ہند نے سینکڑوں مرتبہ

احتجاج کیا ہے اور بعض اوقات توان کے جوش سے ہنگاموں تک نوبت پہنچ گئی ہے مگر اس پر بھی بعض وہ انگریز جن کے خمیر میں شرافت اور انسانیت کا عنصر شامل ہی نہیں ہے اپنی کمینہ حرکات سے باز نہیں آتے۔ چنانچہ حال ہی میں مسلمانان عالم کے دل وجگر پر ایک اور خنجر چلایا گیا ہے۔ جس کے تصور سے ہر مومن صادق کی آنکھیں خون رونے لگتی ہیں۔ یہ ایک کارٹون ہے جسے انگلستان کے مصور باتصویر اخبار "سٹار" نے اپنی اگست کی اشاعت میں شائع کیا ہے۔ اس کے بیچ میں ایک شخص ہابس نامی کی بہت بڑی تصویر دی گئی ہے جو آج کل کرکٹ کے کھیل میں بہت مشہور ہو رہا ہے۔ اس کے ارد گرد ایک طرف چارلی چپلن، جولیس سیزر، حضرت آدم علیہ السلام اور دوسری طرف لائیڈ جارج اور رسول کریمؐ کی تصویریں اس پوزیشن سے بنائی گئی ہیں کہ یہ سب لوگ ہابس کی شہرت پر انگشت بدنداں ہیں اور حیرت کر رہے ہیں کہ یہ شخص کیونکر ہم سے فضیلت لے گیا۔

اللہ اکبر! آج ہماری ذلت اس حد کو پہنچ گئی ہے کہ ایک ادنیٰ درجہ کا انسان جس کا مایہ ناز صرف یہ ہے کہ اسے کھیلنا اچھا آتا ہے، ہمارے پیغمبروں سے زیادہ افضل سمجھا جاتا ہے اور ایک انگریز کو اس کی قدر افزائی کے لئے ان مقدس ہستیوں کے سوا اور کوئی شخصیت نہیں ملتی جن کے نقش پا کو بھی ہم کائنات ارضی سے زیادہ محترم سمجھتے ہیں۔ ہمارے مذہبی احساسات کی اس سے بڑھ کر اور کیا توہین ہو سکتی ہے کہ جن پاک نفوس کو ہم اپنا ہادی و پیشوا مانتے ہیں ان کو چارلی چپلن جیسے مسخرے اور لائیڈ جارج جیسے مکرودغا کے پتلے کے برابر جگہ دی جاتی ہے اور انہیں ایک کھلاڑی کے ارد گرد کھڑا کیا جاتا ہے کہ اس کی عظمت و بزرگی کا اعتراف کریں۔ یہ در حقیقت ہماری ایمانی غیرت اور دینی حمیت پر ایک شدید حملہ ہے اور کوئی شخص جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان موجود ہو اس کو ہر گز برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کے خلاف محض ملی احتجاج اور زبانی اظہار رنج و غم کافی نہیں ہے۔ ہمیں سختی کے ساتھ حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرنا چاہئے کہ وہ اپنی مملکت میں ہمارے مذہب کی ایسی شدید اہانتوں کا سدباب کرے ورنہ ہمارے لئے اس قسم کی اشتعال انگیزیوں پر قانون کے دائرے میں رہنا محال ہو جائے گا۔

اس ناپاك كارٹون كے متعلق لندن كی احمدی جماعت نے جس مستعدی كے ساته مسلمانوں كی وكالت كی ہے وہ قابل تحسين ہے۔ .... اس کے صدر جناب عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے۔ نے ایک نہایت پرزور عرض داشت ہز میجسٹی کے وزیر داخلہ کے پاس بھیجی ہے جس میں انہوں نے انگلستان، ہندوستان اور مصر وافریقہ کے مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"رسول اکرم حضرت محمد ﷺ کی ذات مقدس مسلمانوں کی نگاہوں میں سب سے زیادہ محترم ہے۔ آپ کی محبت اور وہ عزت ووقعت جس سے مسلمان آپؐ کو یاد کرتے ہیں، رنگ، نسل اور قومیت کے تمام حدود سے گزر کر جمیع مسلمانان عالم کے دلوں پر یکساں حاوی ہے۔ دنیا کی تمام موجودات میں جو چیز مسلمانوں کے نزدیک سب سے زیادہ مقدس ہے وہ ان کے رسول برحق کی ذات بابرکات ہے۔ اور اپنے رسول ﷺ کی حرمت پر مسلمانوں کے عورت، مرد، بچے، بوڑھے سب اپنی جان ومال فدا کرنے پر تیار رہتے ہیں۔ ایک مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر اپنے عزیز و محبوب آقا کی حرمت پر کسی ضعیف سے حملہ کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ جناب والا خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس کارٹون کی چند در چند اہانتوں سے مسلمانوں کے قلوب میں کیسے سخت جذبات غیظ و غضب پیدا ہونگے۔ الفاظ پوری طرح اس کی تشریح نہیں کر سکتے۔ غور تو کیجئے کہ سلطان السلاطین، دنیا کا بے نظیر روحانی پیشوا، قدرت الٰہی کا مکمل ترین نمونہ، تمام دنیا کا مطمح انظار اور رحمۃ للعالمین ایک اخبار میں اس انداز سے پیش کیا جاتا ہے کہ ایک خونی دیوتا کی طرح تلوار اس کے ہاتھ میں ہے اور ایک کھلاڑی کی شہرت پر متحیر کھڑا ہے۔ اس سے زیادہ ذلیل مصوری کا نمونہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ ایک اخبار کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا شرمناک حرکت ہو سکتی ہے کہ وہ ایک قوم کے مذہبی احساسات سے اس طرح تلاعب کرے۔ یہ اخبار نویسی کے لئے ایک نہایت بدنما دھبہ ہے۔ کیا ایک کرکٹ کھیلنے والے کی قدر افزائی ایک ایسی متبرک ہستی کی ذات پر حملہ کئے بغیر کسی طرح مکمل نہیں ہو سکتی تھی جسے عالم انسانی کے بہترین مذہبی مصلحوں کی اولین صف میں جگہ دی جاتی ہے۔ یقیناً یہ شخصیتوں کے تقابل کی نہایت کمینہ اور ذلیل منظر کشی ہے۔ میں ضرورت نہیں سمجھتا کہ جناب عالی کو اس شدید نفرت اور غصہ کی طرف توجہ دلاؤں جو یہ کارٹون ہندوستان اور دیگر اسلامی ممالک میں پیدا کر دے گا۔ جناب والا خود اس کا اندازہ فرما سکتے ہیں۔ لہٰذا میں نہایت زور کے ساتھ اپنے ہادی برحق علیہ السلام کی اس سفلانہ توہین پر احتجاج کرتا ہوں اور جناب والا سے درخواست کرتا ہوں کہ اس نہایت اہم معاملہ کی طرف فوراً توجہ کیجئے اور ان مجرموں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لا کر دنیا میں ثابت کر دیجئے کہ انگلستان اپنی روایتی انصاف پسندی و غیر جانب داری پر فخر کرنے میں حق بجانب ہے"۔

اس احتجاجی عرضداشت كالفظ لفظ تائيد كا مستحق ہے اور ضرورت ہے كه تمام مسلمانانِ ہند بلكه تمام سلطنت برطانيه كے مسلمانان بالاتفاق اپنے نبی برحق كی اس شرمناك توہين پر سختی كے ساته احتجاج كريں۔ یہ دراصل مسلمانوں کی غیرت ملّی کا امتحان ہے اعدائے اسلام اس قسم کے حملے کر کے در حقیقت ہماری دینی حرارت کا اندازہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان حرکتوں سے ان کا مدعائے حقیقی یہ معلوم کرنا ہے کہ ہم میں اپنے مذہب کی حفاظت اور اپنے دین کی حرمت پر مر مٹنے کی کہاں تک قوت موجود ہے۔ پس ہر مسلمان کو اس امتحان میں کامیاب ہونے کی کوشش کرنی چاہئے اور دنیا کو بتا دینا چاہئے کہ جب تک ہم زندہ ہیں اسوقت تک اسلام اتنا ذلیل نہیں ہو سکتا کہ اس کے پیغمبر (ارواحنا فداہ) کو انگلستان کے کھلاڑیوں کے کمالات پر داد دینے کے لئے دعوت دی جائے۔

اس وقت خصوصیت کے ساتھ ہمیں دیکھنا ہے کہ ان لوگوں کی اسلامی غیرت بھی حرکت میں آتی ہے یا نہیں جو ابھی ابھی مدینہ منورہ پر گولہ باری کی خبریں سن کر عشق رسول کے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے خلوت کدوں سے نکل آئے تھے۔ ابن سعود اور نجدی قبائل کے خلاف تو انہوں نے جو کچھ غیظ و غضب کا اظہار کیا تھا اس میں محبت کے کسی فداکارانہ جذبہ کا مظاہرہ نہ تھا۔ کیونکہ یہ میدان ہر قسم کے خطرات سے خالی تھا۔ البتہ اب ان کے لئے اپنے جوش عقیدت کے اظہار کا وقت آیا ہے اور ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ کس طرح اسٹار کے بدتمیز ایڈیٹر اور کارٹونسٹ کو اہانت کی سزا دیتے ہیں"۔

(الجمعیۃ دہلی۔ ۲۲/ستمبر ۱۹۲۵ء بحوالہ کتاب "صدائے رستاخیز" صفحہ ۲۷۰ تا ۲۷۴۔ مرتب خلیل احمد حامدی۔ ناشر ادارہ معارف اسلامی منصورہ۔ لاہور۔ اشاعت اول جنوری ۱۹۹۳ء)

☆......☆......☆

خدمت کا صلہ

رئیس المتغزلین جناب حسرت موہانی (۱۸۷۸ء۔۱۹۵۱ء) کا قول ہے:

"مسلمان قومی خدمات کی سزا دے سکتے ہیں۔ جزا تو اللہ کے پاس ہے"

احراری لیڈر شورش کاشمیری یہ قول نقل کر کے لکھتے ہیں:

"یہ آج ہی کی بات نہیں۔ ساری تاریخ اس سے بھری پڑی ہے۔ فاروق اعظمؓ پر کیا بیتی؟ عثمانؓ کے ساتھ کیا سلوک ہوا، علیؓ پر کونسی یلغار نہیں ہوئی؟ غور فرمائیے تین دن تک عثمانؓ کی لاش گھر میں پڑی رہی۔ مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا............ رسولؐ کے جگر گوشے چن چن کر شہید کئے گئے۔ مسلمانوں ہی نے خیموں کو آگ لگائی۔ زینبؓ و سکینہؓ کو اسیر کیا۔ حسین کا سر نیزے پر لٹکایا۔ غرض۔

نشیمنوں پر بجلیوں کا کارواں گزر گیا

تاریخ اسلام پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ جن لوگوں کو آج ہم پیشوا اور امام مانتے ہیں ان کے ساتھ وقت کی حکومتوں اور مسلمانوں کے گروہوں نے کیا برتاؤ کیا۔ وہ تمام مسندیں جنہیں ہم دین کی اساس قرار دیتے ہیں اور وہ تمام ائمہ جو ہمارے فقہی مسائل میں رہنما ہیں یا جن کی عظمت سے ہماری وابستگیاں ہیں کن شدائد سے نہیں گزرے؟ **انہیں حکومتوں نے رسوا نہیں کیا؟ مسلمانوں نے نہیں مارا؟ سبھی کچھ ہوتا رہا"۔**

(ہفت روزہ چٹان لاہور۔ ۷/دسمبر ۱۹۶۳ء صفحہ ۳)

افسوس مودودی صاحب نے بھی اپنی زندگی کے آخری دور میں گزشتہ نام نہاد مسلمانوں کی چودہ سوسالہ شرمناک روایات کو تازہ کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ اور احرار، جمعیۃ العلماء اسلام، جمعیۃ العلماء پاکستان، مجلس تحفظ ختم نبوت اور دوسرے عدوّان دین سے ہم آغوش ہو کر جماعت احمدیہ کو سانپ اور سرطان تک کہہ ڈالا۔ اور اسے حرف غلط کی طرح مٹا دینے کے لئے اپنی تمام تر علمی کاوشیں، ذہنی وفکری توانائیاں صرف کر ڈالیں۔ اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر ترقیات کو بچشم خود دیکھنے کے بعد ہزاروں حسرتیں لئے راہی مُلکِ عدم ہو گئے۔

بہر کیف ان کے قلم سے نکلے ہوئے "الجمعیۃ" کے مذکورہ اداریہ کا لفظ لفظ اعلان عام کر رہا ہے کہ **دنیا کے پردہ پر آنحضرت ﷺ کی حقیقی معنوں میں عاشق اور اسلام کی سچی خادم جماعت احمدیہ کے سوا کوئی نہیں اور کوئی نہیں جو یہ منفرد اعزاز اُس سے چھین سکے۔**

عاشقوں کا شوق قربانی تو دیکھ
خون کی اس رہ میں ارزانی تو دیکھ
ہے اکیلا کفر سے زور آزما
احمدی کی روحِ ایمانی تو دیکھ

(مصلح موعودؓ)

فرینکفورٹ میں ۱۵/مارچ سے — **بیلہ بوتیک کا افتتاح**

خواتین اور بچوں کے پاکستانی، انڈین، سلے اور آن سلے سوٹوں کی بہت بڑی ورائٹی کا مرکز

— عید کی خصوصی رعایت —

بچوں کے سوٹ صرف ۵۰ سے ۱۲۰ مارک ☆ زنانہ سوٹ صرف ۸۰ تا ۲۲۰ مارک

ہمارے ہاں مال ہول سیل میں بھی خریدا جا سکتا ہے

Tel: 069/24279400 - 01702128820 - 06031/18205 (Private)

Kaiserstr 64, Frankfurt a. M. (nahe ROYALJUW)

خطبہ جمعہ

اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو

سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۲۲؍جنوری ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۲؍صلح ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم–

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَاتَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا. وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا. كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾۔(سورة اٰل عمران آیت ۱۰۴)

اور تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجے میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچالیا اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

اس آیت کے تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک تشریح سے میں اس خطبے کا آغاز کر رہا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اسی آیت کے تعلق میں کچھ باتیں بیان فرمائی ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ یہ بنتا ہے۔ حضرت الحرث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا۔ یہاں حضرت کا لفظ ترجمہ کرنے والے نے اپنی طرف سے لکھ لیا ہے ورنہ حدیث کے الفاظ میں حضرت کا کوئی ذکر نہیں ملتا کہ حضرت کا لفظ رسول اللہ ﷺ نے استعمال فرمایا ہو۔ آپؐ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَ يَحْيٰى ابْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامَ پس ترجمہ کرنے والے احتیاط کیا کریں کہ جب حدیث کا ترجمہ کرتے ہیں تو جو لفظ رسول اللہ ﷺ نے استعمال نہیں فرمایا اور پڑھنے میں وہ اچھا بھی نہیں لگتا کہ رسول اللہ ﷺ زکریا کا ذکر فرما رہے ہوں یا یحییٰ کا اور حضرت کر کے مخاطب کر رہے ہوں تو اتنا ہی رہنے دیں جتنا حدیث کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں۔

چنانچہ فرمایا یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا تھا اور میں بھی تم کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ جو پانچ باتیں ان کو اللہ تعالیٰ نے اذن کے طور پر بتائیں دراصل وہی پانچ باتیں ہیں جو تمام انبیاء کو بتائی جاتی ہیں مگر خصوصیت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کسی حکمت کے پیش نظر ان دونوں کا ذکر فرمایا ہے اور اسی تعلق میں اس آیت وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ کی تشریح فرمائی ہے۔ میں بھی تم کو ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ مطلب ہے وہی پانچ باتیں جو ان کو کہی گئی تھیں یا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ میں بھی تمہیں ان کی طرح پانچ ہی باتوں کا حکم دیتا ہوں اور ضروری نہیں کہ وہی پانچ باتیں ہوں یہ بات ترجمے میں دونوں طرح بیان کی جاسکتی ہے اس لئے دونوں امکانات کھلے رہنے چاہئیں۔

اول جماعت کے ساتھ رہو۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا جماعت کے ساتھ رہو۔ امام وقت کی باتیں سنو۔ اب یہ امام وقت کی باتیں سنو ہمارے احمدی مترجمین نے اپنی طرف سے داخل کر لی ہے حالانکہ میں بار بار تاکید کرتا ہوں کہ احادیث کے ترجمے میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس سے استنباط کرنے کا ہر ایک کو حق ہے کہ امام وقت کا استنباط ہو سکتا ہے لیکن جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نہیں فرمائی وہ تشریح کے طور پر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا، جو الفاظ ہیں وہ یہ ہیں، اب میں اصل الفاظ کی طرف واپس جاتا ہوں۔ وَاَنَا اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اَللّٰهُ اَمَرَنِيْ بِهِنَّ۔ اور میں بھی تمہیں پانچ باتیں کا حکم دیتا ہوں جن کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

بِالْجَمَاعَةِ، صرف یہ لفظ ہیں کہ جماعت کے ساتھ چمٹے رہو وَالسَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ اور سنو اور اطاعت کرو۔ یہ دین بناؤ اپنا کہ جماعت کے ساتھ چمٹے رہو اور سنو اور اطاعت کرو وَالْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو فَاِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ۔ پس وہ شخص جو جماعت سے نکل گیا قِيْدَ شِبْرٍ ایک بالشت بھر بھی خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ اس نے اسلام کا کالر جو گلے پہ باندھا ہوا تھا جس کے ذریعے وہ اسلام سے بندھا ہوا تھا، یہاں اعتصام کا لفظ ذہن میں رکھیں تو پھر یہ ترجمہ واضح ہو جاتا ہے، اسلام تو اس کے گلے پر اس طرح ہے جیسے کسی کو جکڑا گیا ہو اس میں، وہ اس سے ہٹ کے باہر نہ جاسکتا ہو یہ اعتصام ہے۔ پس فرمایا کہ اس چکر کو جو گلے میں ہے اس کو ملحوظ رکھے رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يَّرْجِعَ وَمَا دَعٰى بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَآءِ جَهَنَّمَ۔ یعنی جو لفظ تھا اس کا ترجمہ ہے کڑا۔ گویا اسلام کا کڑا اس نے اپنی گردن سے اتار دیا۔ اگر وہ ان باتوں پر عمل نہیں کرے گا تو اس نے اس کڑے کو اتار پھینکا سوائے اس کے کہ وہ دوبارہ نظام جماعت میں شامل ہو۔ یہاں 'نظام جماعت' کا لفظ نہیں ہے۔ جماعت میں شامل ہو۔ سوائے اس کے کہ دوبارہ جماعت میں شامل ہو اور جو شخص جاہلیت کی باتوں کی طرف بلاتا ہے وہ جہنم کا ایندھن ہے۔

صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول خواہ ایسا شخص نماز بھی پڑھتا ہو اور روزے بھی رکھتا ہو۔ آپؐ نے فرمایا ہاں خواہ وہ نماز بھی پڑھے اور روزے بھی رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان بھی سمجھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک پہلو سے نمازوں اور روزوں کی ادائیگی اور ظاہری طور پر اپنے آپ کو مسلمان سمجھنا خدا تعالیٰ کے نزدیک کافی نہیں ہے۔ جب بھی وہ شخص جماعت سے الگ ہوا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قائم کردہ نظام سے الگ ہوا تو اس کی نیکیوں کی کوئی بھی حیثیت خدا کے نزدیک نہیں رہے گی، کوئی بھی قدر نہیں رہے گی۔ ایک اور حدیث میں اس مضمون کو یوں ظاہر کیا گیا ہے کہ ایسے شخص کی نیکیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ یہ تمہاری نیکیاں بھی اور تم بھی جہنم کا ایندھن ہو۔

تو وہ نیکی جو محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات سے چمٹے رہنے میں ہے وہ آج بھی ممکن ہے اگر آپ کے قائم کردہ نظام جماعت سے چمٹ جاؤ۔ اب یہاں لفظِ نظام تو میرا ہے مگر حدیث سے بالکل واضح ہے کہ جماعت سے چمٹنے کا مطلب نظامِ جماعت سے چمٹنا ہے۔ اگر اس کو مضبوطی سے پکڑ لو تو پھر تمہارا کوئی نقصان نہیں ہو سکتا اس صورت میں یہ مراد نہیں ہے کہ پھر نمازوں کی ضرورت نہیں، روزوں کی ضرورت نہیں، نیکیوں کی ضرورت نہیں۔ مراد ہے یہ چیزیں تب کام آئیں گی۔ اگر جماعت کو چھوڑ دیا تو یہ چیزیں جہنم کا ایندھن کہلائیں گی۔ اگر جماعت کو پکڑے رکھو گے تو پھر تمہاری نمازوں میں جان آئے گی، تمہاری زکوٰۃ میں جان آئے گی، تمہاری دوسری نیکیوں میں بھی جان پڑ جائے گی۔

ایک اور حدیث ہے حضرت ابو ثعلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے۔ یہ دار قطنی سے لی گئی ہے اور پہلی حدیث مسند احمد بن حنبل سے لی گئی تھی۔ حضرت ابو ثعلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا۔ پس جو پہلے فرائض کا ذکر گزرا ہے یہ وضاحت کی خاطر میں کر رہا ہوں کہ وہ فرائض جماعت کو چمٹنے سے ضائع نہیں ہونگے بلکہ کام آئیں گے۔ فرائض کو چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا۔ اس نے کچھ حدیں مقرر کی ہیں تم ان سے آگے نہ بڑھنا اور ان کو پامال نہ کرنا۔ اس نے کچھ چیزیں حرام کی ہیں تم ان کا ارتکاب نہ کرنا، کچھ باتوں کا ذکر اس نے چھوڑ دیا ہے صرف تم پر رحم کرتے ہوئے نہ وہ بھولا ہے نہ اس نے غلطی کھائی ہے۔ پس ان کے متعلق کرید اور جستجو نہ کرنا۔

روزمرہ کے امور میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے شریعت میں نہیں فرمایا اور اپنے نفس پر یا ہر شخص کی استطاعت کے مطابق معاملے کو کھلا رکھا ہے۔ بعض لوگ جو زیادہ نیک ہوں اور ان کے اندر نیکی کی زیادہ استطاعت ہو وہ ایسے مواقع پر جو بھی راہ اپنے لئے تجویز کریں گے وہ بعض دوسروں کے مقابل پر زیادہ سخت راہ اور زیادہ قوی اور زیادہ سیدھا چڑھائی چڑھنے والی راہ ہو گی لیکن اس کے مقابل پر کچھ ایسے لوگ بھی ہونگے جو نسبتاً نرم راہ اپنے لئے تجویز کریں گے کیونکہ ان کی استطاعت ہی کمزور ہے ایسی صورت میں ان کو اختیار ہے اور ان پر کوئی جرم نہیں عائد کیا جاسکتا کہ تم نے گناہ کیا ہے، تم نے قرآن کی تعلیم سے انحراف کیا ہے۔ یہ مضمون ہے جو اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں نرمی کی خاطر، رحم کرتے ہوئے کھلی چھوڑ دی ہیں تاکہ ہر شخص

اپنی استطاعت کے مطابق ان میں سے ایک راہ تجویز کر لے جو اس کے مزاج کے مطابق ہو، اس کی استطاعت کے مطابق ہو اور اس پر پھر اللہ کی طرف سے کوئی حرف نہیں ہوگا۔

اب ایک اور حدیث اسی تعلق میں میں بیان کرنی چاہتا ہوں۔ وہ صحیح بخاری کتاب الاعتصام سے لی گئی ہے جس کا ترجمہ یوں ہے کہ حضرت ابو بردہ اپنے والد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا میری اور اللہ نے جو مجھ کو دے کر بھیجا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ایک قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا میں نے دشمن کا لشکر اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں واضح رنگ میں تم کو ڈرانے کے لئے آیا ہوں۔ پس تم اپنے تئیں بچاؤ۔ تب کچھ لوگوں نے اس کی بات مانی اور رات ہی رات اطمینان سے نکل کر چل دیئے۔ اب یہ ایسا ہی قصہ ہے جیسے حضرت لوطؑ کا معاملہ تھا۔ آپ نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔ کچھ لوگ تھے جنہوں نے بات مانی اور رات ہی رات وہ اپنی بستی سے روانہ ہو گئے اور باقی سب قوم نے اس تنبیہ کو حقیر جانا، کوئی حیثیت نہ دی۔

تب کچھ لوگوں نے اس کی بات مانی اور رات ہی رات اطمینان سے نکل کر چل دیئے۔ کچھ لوگوں نے کہا یہ جھوٹا معلوم ہوتا ہے اور اپنے ٹھکانوں ہی پر پڑے رہو۔ وہ اپنے ٹھکانوں ہی پر پڑے رہے۔ آخر صبح سویرے دشمن کا لشکر ان پر آپڑا، ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ اب دشمن کے لشکر سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تعلق میں تو یہ بنے گا کہ جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تنبیہ فرمائی تھی کہ ایک میں لشکر دیکھ رہا ہوں اور وہ لشکر لوگوں کو دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر وہ الٰہی فوج تھی، فرشتوں کا لشکر تھا جس کا قرآن کریم میں کئی جگہ ذکر ملتا ہے۔ پس جب بھی دشمن تباہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جس لشکر کو دیکھا تھا وہی لشکر اترا ہے اور وہ فرشتوں کا لشکر تھا ورنہ مسلمان صحابہ میں جو آپؐ کی معیت میں لڑ رہے تھے ان میں یہ حیثیت ہی کہاں تھی بے چاروں میں، یہ طاقت کہاں تھی کہ بڑے طاقتور دشمن کو زیر کر دیں جن کے مقابل پر وہ کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس لشکر کی بات کر رہے ہیں وہ دراصل فرشتوں کا لشکر ہے جس کے وعدے قرآن کریم میں بار بار دیئے گئے ہیں اور وہی خدا تعالیٰ کے منشاء کو دنیا میں جاری کرتے ہیں۔ لوطؑ کی قوم میں بھی اسی قسم کا معاملہ ہوا تھا۔ وہ فرشتے عذاب دینے کے لئے آئے مگر انہوں نے عذاب کے لئے دوسرا رنگ اختیار کیا، پتھراؤ کیا۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عذاب دینے کا ایک اور رنگ اختیار فرمایا گیا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ان باتوں کو ضرور سچا کرتا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ تنبیہ دینے والے گزر جائیں اور ان کی باتوں کو کلیۃً قوم نظر انداز کر دے اور پھر الٰہی لشکروں کے ذریعے یا جن لشکروں کے ذریعہ سزا دینا خدا کو منظور ہو ان کے ذریعہ ان کو سزا نہ دی جائے۔

پس یہی مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے میری اطاعت کی اور اس کی جو میں لے کر آیا ہوں اور ان لوگوں کی جنہوں نے میری اطاعت نہ کی اور جو حکم لے کر آیا ہوں اس کو جھٹلایا ان کی بھی اسی کے اندر مثال ہے۔ پس بارہا ہم جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے والوں کو یہ تنبیہ کر چکے ہیں اور کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ان کو وہ خدا کے فرشتے دکھائی نہیں دے رہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھائی دیئے اور ہمیں دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا وہ فرشتے اس دفعہ کچھ اور سلوک کریں۔ پہلے تو اللہ کی ہدایت کو مانتے ہوئے جب اس کی طرف سے یہ حکم آجائے کہ اب تم ان مخالفوں کی قوم کو ملیامیٹ کر دو، وہ رکے رہیں یہ ہو نہیں سکتا، لازماً اب بھی وہی فرشتے اسی حکم کی اطاعت کریں گے جو حکم اللہ کی طرف سے ان کو دیا جائے گا۔ وہ جو بھی ہوگا یہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا ہوگا مگر میں تو تنبیہ کے بعد تنبیہ کرتے ہوئے قوم کو جگانا چاہتا ہوں وہ اپنی طاقت کے نشے میں کلیۃً غافل ہو چکے ہیں۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ہم جو اتنے طاقتور ہیں ہم پر بھی خدا کی پکڑ آسکتی ہے۔ یہی حال دنیا کی دوسری بڑی طاقتوں کا ہے، امریکہ کو دیکھو، یہود کو دیکھو، ان کو جو غلبے نصیب ہوئے ہیں دنیا میں وہم و گمان بھی نہیں کر سکتے کہ اللہ تعالیٰ ان کے غلبوں کو توڑ سکتا ہے اور لازماً اس نے توڑنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ہمیں وہ دن دکھائے گا یا اس سے پہلے ہمیں واپس بلا لے گا مگر یہ بات قطعیت کے ساتھ قابل یقین ہے یعنی یقین کریں اس امر پر ایک لمحہ کے لئے بھی اس میں شک نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے یہ انذار کے وعدے ان خدا بننے والوں کے خلاف بھی ضرور پورے ہونگے۔ ناممکن ہے کہ یہ وعدے پورے نہ ہوں۔ کیسے ہونگے یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ ہم ان کو دیکھیں یا دیکھنے سے پہلے خدا تعالیٰ ہمیں واپس بلا لے یہ اس کی مرضی ہے ہر طرح سے ہم راضی ہیں مگر یہ وعدے تو ٹل نہیں سکتے۔ کوئی دنیا کی طاقت نہیں ہے جو ان وعدوں کو ٹال سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کو ایک اور آیت کے حوالے سے پیش فرمایا ہے جو ہے کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي، اللہ نے فرض کر لیا، لکھ رکھا ہے اپنے اوپر کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے۔ اس تحدی کے بعد کون سوچ سکتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول غالب نہ آئیں۔ اگر ذرا بھی کسی کے دل میں وہم ہو کہ یہ بات ٹل سکتی ہے تو اس کا ایمان ٹل گیا اور اس کے ایمان کا کچھ بھی باقی نہ رہا۔ یہ بات نہیں ٹل سکتی یہ خدا کا فرمان ہے لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي فرماتے ہیں: "یاد رکھو خدا کے بندوں کا انجام کبھی بد نہیں ہوا کرتا اس کا وعدہ کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي (المجادله آیت ۲۲) بالکل سچا ہے اور یہ اسی وقت پورا ہوتا ہے جب لوگ اس کے رسولوں کی مخالفت کریں"۔

اسی وقت پورا ہوتا ہے جب مخالفت کریں۔ یہ مراد نہیں ہے کہ جب مخالفت نہ کریں تو پورا نہیں ہوتا۔ مراد یہ ہے اس وقت لوگوں کو پورا ہوتا دکھائی دیتا ہے، روز روشن کی طرح پورا ہوتا دکھائی دیتا ہے ورنہ یہ وعدہ تو بہر حال پورا ہونا ہے۔ اگر مخالفت چھوڑ دیں گے تو ویسے ہی غالب آجائے گا خدا کا رسول، مخالفت کریں گے تو ان کو نامراد کر دیا جائے گا، ان کی مخالفتیں پارہ پارہ ہو جائیں گی اور پھر بھی خدا کا وعدہ پورا ہوگا۔ یہ مراد ہے کہ اس وقت لوگ پھر دیکھ لیتے ہیں کہ وعدہ پورا ہو رہا ہے۔ "اور یہ اسی وقت پورا ہوتا ہے جب لوگ اس کے رسولوں کی مخالفت کریں۔ فریبی مکاروں کی دنیا مخالفت نہیں کیا کرتی"۔ اور یہ مخالفت خدا کے پاک لوگوں کی تائید میں گواہ بن جایا کرتی ہے کیونکہ فرمایا "فریبی مکاروں کی دنیا مخالفت نہیں کیا کرتی"۔

اب آپ دیکھ لیں اسلامی دنیا میں کیسے کیسے فریب خدا کے نام پر چلائے جا رہے ہیں۔ ایسے لوگ اٹھتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وہ ساری طاقتیں ہیں کہ ایک پھونک سے تمہاری کائنات ہی بدل سکتے ہیں۔ قبروں کے پجاری لوگوں کو اپنی طرف بلا رہے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اس قبر کے پجاری بن کر ہم نے یہ کچھ پایا ہے اور یہ تمہیں بھی دے سکتے ہیں۔ اتنے حیرت انگیز واضح طور پر جھوٹے اور لچر دعوے ہیں کہ کوئی معقول انسان ایک لمحہ کے لئے بھی ان کو قبول نہیں کر سکتا مگر وہ لوگ جو خدا کے انبیاء کی مخالفت کرتے ہیں ان کی عقل ماری جاتی ہے، عقل ماری جاتی ہے خود غرضی کی وجہ سے اور انا کی وجہ سے۔ ان کا مذہب سوائے اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے کچھ بھی نہیں رہتا۔ پس جب دنیا کے اسباب سے وہ اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتے تو ان جھوٹے پیروں فقیروں کی طرف، ان قبروں کے مجاوروں کی طرف دوڑتے ہیں اور کہتے ہیں شاید ان کے ذریعے ہمارے پلے مرادیں آجائیں یا ہماری مرادیں ہمارے پلے میں ڈال دی جائیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ خدا کے برگزیدوں کی مخالفت کے بعد انہوں نے اپنی بھلائی کے سارے رستے منقطع کر لئے ہوتے ہیں اور مخالفت اسی کی کرتے ہیں جو خدا کا برگزیدہ ہو۔ جو برگزیدہ نہ ہو اس کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ اس کی جوتیاں اٹھاتے، اس کے قدم چاٹتے ہیں کہ کسی طرح ان کی منہ مانگی مرادیں پوری ہو جائیں۔

"سچے کے ساتھ ایک بڑے طوفان کے بعد لوگ ملا کرتے ہیں"۔ فرمایا سچے کے ساتھ طوفان آتے ہیں۔ ان طوفانوں سے گزر کر، ان طوفانوں کے سارے مصائب اور تھپیڑے برداشت کرتے ہوئے ان سے نکل کر جو سچوں کے پاس پہنچیں انہی کی مرادیں پوری ہوتی ہیں، انہی کو خدا ملا کرتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ اے جماعت اس بات سے گھبرانا نہیں، تمہاری خاطر خدا تعالیٰ نے یہ نظام بنایا ہے تاکہ تم میں سے پاک اور صاف اور ستھرے الگ ہو جائیں اور جھوٹے اور دنیادار اور دنیا پرست اور انانیت کے پجاری تم سے بالکل جدا ہو جائیں۔ یہ مقصد ہے اس حکمت عملی کا کہ سچوں کی مخالفت بھی ہو اور اس مخالفت میں سے گزرتے ہوئے سچوں کے قدموں تک انسان پہنچے۔

فرماتے ہیں "یہ سب امور مخالفت وغیرہ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں اور اس میں وہ اپنے بندے کا صبر دیکھتا ہے اور دکھلاتا ہے کہ دیکھو جس کو میں انتخاب کرتا ہوں وہ کیسے بہادر ہیں کیونکہ جھوٹے کے لئے پانچ چھ دشمن ہی کافی ہوتے ہیں لیکن ان کے مقابلے پر ایک دُنیا دشمن ہوتی ہے پھر بھی یہ غالب آتے ہیں"۔ مثال دے رہے ہیں کہ ایک جھوٹا تحصیلدار جس کو وقت کی حکومت نے تحصیلدار مقرر نہ کیا ہو اگر ایک گاؤں میں چلا جاوے اور ایک ادنیٰ سا آدمی یہ کہہ دے کہ مجھے اس کی تحصیلداری میں شک ہے"۔ کھڑے ہو کر یہ اعلان کردے کہ مجھے شک ہے یہ تحصیلدار نہیں ہے۔ "تو آخر کار وہ اسی دن وہاں سے کھسک جاوے گا"۔ کیونکہ یہ بات عام ہو جائے گی اس کے دل کا چور بتائے گا کہ ہو سکتا ہے تم پکڑے جاؤ اس لئے یہاں سے نکلنے کی کوشش کرو۔

"وہ اسی دن وہاں سے کھسک جاوے گا کہ میرا پول کھل جائے گا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں چور ہوں"۔ یعنی ایسا جھوٹا تحصیلدار جانتا ہے کہ میں چور ہوں۔ "جھوٹے کی استقامت کچھ نہیں ہوتی"۔ خدا کے بندے ہیں وہ جانتے ہیں کہ خدا نے مقرر فرمایا ہے ان کی سچائی کا نشان ان کی استقامت میں ہے۔ "جھوٹے کی استقامت کچھ نہیں ہوتی لیکن خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی استقامت کا فوق الکرامت نمونہ دکھاتا ہے اور اسے دیکھ دیکھ کر لوگ تنگ آجاتے ہیں"۔ یعنی اتنی مخالفت کرتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اتنی مخالفت کے بعد جس شخص کو اپنے مؤقف پر قائم نہیں رہنا چاہئے اور جو کچھ دعاوی کئے ہیں ان سے توبہ کر لینی چاہئے ان معنوں میں تنگ آجاتے ہیں کہ کس مصیبت سے پالا پڑ گیا ہے یہ باز ہی نہیں آتا کسی قیمت پر اپنا مؤقف تبدیل کرنے کو تیار نہیں ہے۔ ہر قسم کے مصائب، ہر قسم کی مشکلات میں سے یہ بھی گزر رہا ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی گزار رہا ہے ان معنوں میں تنگ آجاتے ہیں اور آخر کار بول اٹھتے ہیں کہ یہ سچوں کی استقامت ہے۔ **"سچائی پر اگر ہزار گرد و غبار ڈالا جائے پھر بھی وہ باہر نکل کر اپنا جلوہ دکھائے گی"۔**

پس جماعت احمدیہ کے لئے اس میں بہت بڑا سبق ہے ثابت قدم رہو، ہر قسم کی مخالفت کو خدا تعالیٰ کی تقدیر کے طور پر جو تقدیر تمہیں اونچا کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے قبول کرو۔ اور ہرگز ذرہ بھی بزدلی نہ دکھاؤ۔ قائم رہو، قائم رہو، قائم رہو یہاں تک کہ دشمن تنگ آجائے، بیزار ہو جائے۔ وہ کہے کن لوگوں سے پالا پڑا ہے ہر کوشش کر دیکھی ہر کوشش

EARLSFIELD FOUNDATION

(Hospital Division)

Competition for young Architects to design a Hospital

First Prize 100,000 rp, Second Prize 50,000 rp, Third Prize 25,000 rp

For further details write to:

The Manager 75, Merton Road .London SW18 5EF. U.K.

کو ان لوگوں نے نامراد کر دکھایا ہے۔ اس وقت پھر دنیا بول اٹھتی ہے کہ یہ سچوں کی استقامت ہے۔ سچوں کی استقامت کو گرد وغبار سے ڈھانکا نہیں جاسکتا، بالآخر یہ نور وہ ہے جو ظاہر ہو گا۔

اس کے لئے کچھ گریہ وزاری بھی کرنی پڑتی ہے، عاجزی اور انکساری سے خدا کے حضور جھکنا پڑتا ہے اس سلسلے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض نصائح میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرمایا" **خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا**۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے"۔

اب یہاں "نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے" یہ مراد نہیں ہے کہ ذاتی خواہش کو اس کے حضور پیش نہ کرے۔ **نفسانی خواہش اور ذاتی خواہش میں فرق ہے**۔ نفسانی خواہش میں انسان اپنے نفس سے مغلوب ہو کر بعض خواہشات کرتا ہے جو حرص و ہوا کی خواہشات ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ قدر کی نظر سے نہیں دیکھتا ایسا دعا کرنے والا مستجاب الدعوات نہیں ہو سکتا، اس کی دعائیں مقبول نہیں ہونگی۔ پس وہ شخص جس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں اس کے متعلق یہ بات بھی قطعی ہے کہ جو اس نے مانگا ہے خواہ جوتی کا تسمہ بھی مانگا ہو، نفسانی خواہش کی وجہ سے نہیں ایک ذاتی ضرورت کی وجہ سے، ایک بندے کی حیثیت سے جو عاجز بشر ہے وہ خدا سے ہی مانگے گا اور کس سے مانگے گا مگر نفسانی خواہش کے مطابق نہیں۔ یہ وہ شخص ہے جس کی مرادیں ضرور پوری کی جاتی ہیں اور جس کی دعائیں اللہ تعالیٰ ضرور سنتا ہے۔

فرماتے ہیں "اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے۔ جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے"۔ یہ نہیں کہ اس کی مشکلات نہیں ہیں لیکن مشکلات پڑتی ہیں ان مشکلات سے نکلنے کی راہیں اس کو دکھائی جاتی ہیں اور اس پر آسان کر دی جاتی ہیں۔ "جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے "وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجاً وَ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ"۔ (الطّلاق:۳،۴) ۔اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں"۔ یہ جو پہلا فقرہ ہے روٹی وغیرہ نہیں اس کا یہ مطلب نہ سمجھیں کہ ایسے شخص کو دنیاوی رزق نہیں ملتا۔ مراد یہ ہے کہ اول مراد وہ رزق ہے جو اللہ کی طرف سے آتا ہے۔ اس میں علوم کا رزق، ذہن کی روشنی کا رزق، دل کے کشادہ ہونے کا رزق جو خدا کے نور کی خاطر کشادہ کیا جاتا ہے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ سما سکے۔ یہ سارے رزق اس سے ملتے ہیں جن کے ساتھ ساتھ ان کے پیچھے پیچھے دنیاوی رزق بھی اس کو ملتا ہے۔ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری عبارت پڑھنے سے کھل جاتی ہے۔

"بلکہ عزت علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا"۔ "مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْراً یَّرَہٗ "(سورۃ الزلزال آیت ۸)۔ ایک ادنیٰ سا ذرہ بھی نیکی کا کرو گے تو اسے دیکھ لو گے۔ جو بھی نیکی کا ایک چھوٹا سا ذرہ بھی بجالاتا ہے یَرَہٗ اس کا نیک اثر، اس کا نتیجہ وہ ضرور دیکھ لے گا۔ اس کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "ہمارے ملک ہندوستان میں نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ سے ان کا سچا تعلق تھا اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانوں کی طرح وہ بھی زمینوں میں ہل چلاتے، معمولی کام کرتے۔ مگر خدا تعالیٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں"۔

اب یہاں ایک اشتباہ ہے جو دور ہو جانا چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واضح کھلی کھلی تعلیمات کے خلاف نتیجہ نکل سکتا ہے، جو نتیجہ نکالنا کسی دیانتدار انسان کے لئے جائز نہیں ہے۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری تحریریں پڑھی ہوں وہ کبھی وہم بھی نہیں کر سکتا کہ اس تحریر کا یہ مطلب ہے۔ یعنی یہ مراد نہیں ہے کہ جو لوگ ان کی قبروں کی عزت کر رہے ہیں، جو ان کی قبروں کے بچاری بنے ہوئے ہیں، جو ان کی مٹی سے بھی فیض حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ جائز کام کر رہے ہیں اور ان کی بڑائی ان کے ان کاموں کے جواز کا ثبوت ہے۔ یہ دو الگ الگ باتیں ہیں۔ ان کی بڑائی اپنی جگہ، اگر وہ بڑائی نہ ہوتی تو لوگ اس کثرت کے ساتھ ان کی طرف مائل نہ ہوتے صرف یہ نتیجہ نکالا ہے۔ جس رنگ میں وہ مائل ہو رہے ہیں وہ خود دنیا دار ہیں اور دنیاداری کے طریق پر ان کی طرف مائل ہو رہے ہیں جو ہرگز جائز نہیں ہے۔ تو مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تحریر کو باقی تحریروں سے جدا کر کے اس طرح پڑھنا نہیں چاہئے کہ بنیادی بات سمجھنے کی بجائے غلط نتائج نکال لیں اور قرآن اور حدیث کی تعلیمات کے خلاف نتائج اخذ کریں۔

"مگر خدا تعالیٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں"۔ خدا تعالیٰ سے تعلق سچا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے دلوں کو اس طرف مائل کر دیا اور وہ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں مگر ان کے عزت کرنے کے طریق کیا ہیں یہ الگ بات ہے کہ وہ جائز طور پر وہ عزت کرتے ہیں یا ناجائز طور پر، دینی مقاصد کی خاطر یہ عزت کرتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو دینی مقاصد کی خاطر بھی عزت کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کی مٹی کو بھی لوگ پیار سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ وہ جو سچے ہیں ان کے ذہن میں شرک کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ وہ وہم و گمان بھی نہیں کر سکتے کہ اس مٹی تلے دبا ہوا انسان خدائی طاقتیں رکھتا ہے اور ہمیں کچھ دے سکتا ہے۔ وہ عزت کرتے ہیں اس لئے کہ یہ شخص خدا کی خاطر مٹی ہو گیا تھا۔ پس اس کی مٹی سے بھی اللہ کی محبت کی خوشبو آتی ہے وہ ندا اٹھتی ہے جو اس کے دل سے اٹھا کرتی تھی۔ پس دیکھیں مٹی کی عزت کرنے میں کتنا فرق ہے۔ پس اگر اس پہلو سے اس تحریر کو سمجھیں تو بالکل جائز اور سو فیصدی درست ہے کہ خدا کے برگزیدہ لوگوں کی قبروں کی مٹی کی بھی عزت کی جاتی ہے، ان سے پیار کیا جاتا ہے۔ یہ وجہ نہیں کہ مٹی ان کو کچھ دے گی بلکہ اس لئے کہ وہ شخص خدا کی خاطر مٹی ہو گیا تھا۔

فرماتے ہیں :"**خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حامی ہو جاتا ہے۔ دشمن چاہتے ہیں کہ ان کو نیست و نابود کریں مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر غالب آ جاتے ہیں** جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی۔ یعنی خدا تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔ اول اول جب انسان خدا تعالیٰ سے تعلق شروع کرتا ہے تو سب کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہوتا ہے مگر جوں جوں وہ تعلقات الٰہی میں ترقی کرتا ہے توں توں اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتّٰی کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے"۔ اب یہاں دیکھیں نا "بڑا بزرگ بن جاتا ہے"۔ کوئی یہ سمجھے گا کہ پہلے بزرگ نہیں ہوتا اب بزرگ بنا ہے حالانکہ یہ سارا سلسلہ گواہ ہے کہ بزرگ تھا تو یہ باتیں اس نے کی تھیں۔ پس اس کا مطلب پھر کیا ہوا 'وہ بڑا بزرگ بن جاتا ہے' اس کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں سنئے۔

"توں توں اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتّٰی کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ بڑا ہے اسی طرح جو کوئی اس کی طرف زیادہ قدم بڑھاتا ہے وہ بھی بڑا ہو جاتا ہے"۔ یہاں یہ مراد نہیں ہے جو اس بندے کی طرف قدم بڑھاتا ہے بلکہ جو خدا کی طرف قدم بڑھاتا ہے چونکہ وہ بزرگ ہے اس لئے جو خدا کی طرف قدم بڑھاتا ہے وہ خدا کی بزرگی کے معنوں میں بزرگ ہو جاتا ہے "حتّٰی کہ آخر کار خدا تعالیٰ کا خلیفہ ہو جاتا ہے"۔ یہ خلیفۃ اللہ کا مضمون ہے جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ تمام وہ جن کو خدا تعالیٰ نے اس زمین میں خلیفہ بنایا ان کے اندر یہ قدر مشترک تھی کہ دنیا کو چھوڑ کر خدائے بزرگ و بالا کی طرف بڑھے اور چونکہ خدا بزرگ تھا اس کی خاطر انہوں نے دنیا کو ترک کر دیا اس لئے اللہ نے ان کو اپنا لیا اور اپنی بزرگی سے حصہ دیا اور یہی وہ بزرگی ہے جس کی باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں۔

فرمایا "اس توبہ کو کھیل نہ خیال کرو اور یہ نہ کرو کہ اسے یہیں چھوڑ جاؤ"۔ کیا مراد ہے ؟۔ قادیان میں جو بیعت کرنے کی غرض سے آتے تھے، جو نئے احمدی ہوتے تھے، ان سے خطاب فرما رہے ہیں۔ فرماتے ہیں یہ نہ ہو کہ توبہ کر لو اور اس توبہ کو یہیں پیچھے چھوڑ جاؤ۔ یہ جو توبہ کی ہے یہ تواب زندگی بھر ساتھ دے گی اور ساتھ دے گی تو توبہ ہو گی ورنہ توبہ نہیں ہے۔ "بلکہ اسے امانت اللہ تعالیٰ کی خیال کرو"۔ اب یہ تمہارے پاس امانت ہو گئی ہے۔ "توبہ کرنے والا خدا تعالیٰ کی اس کشتی میں سوار ہوتا ہے جو کہ اس طوفان کے وقت اس کے حکم سے بنائی گئی ہے۔ اس نے مجھے فرمایا ہے وَاصْنَعِ الْفُلْکَ یعنی کشتی بنا اور پھر یہ بھی فرمایا ہے "اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ "کہ یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہی ہیں جو اللہ کی بیعت کرتے ہیں یعنی اللہ نے جو حکم دئے ہیں تیری بیعت کے بعد ان حکموں کے سوا تو کوئی اور حکم نہیں دیتا۔ بعینہ وہی حکم دے رہا ہے جو اللہ تعالیٰ دینا چاہتا ہے۔ ان معنوں میں یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔

یہ وہ آیت ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق نازل ہوئی اور بعض دشمنوں نے جن میں بہائی بھی شامل ہیں اس کا ایک غلط نتیجہ نکالنے کی کوشش کی اور عیسائی بھی اسی پر اعتراض کرتے ہیں کہ محمدؐ رسول اللہ کے ہاتھ کو اللہ کا ہاتھ قرار دیا ہے حالانکہ وضاحت موجود ہے۔ اس لئے اللہ کا ہاتھ قرار دیا ہے کہ بیعت اللہ کی خاطر کرتے ہو، محمدؐ رسول اللہ کے ہاتھ کی خاطر نہیں بلکہ اللہ کی خاطر کرتے ہو اور اس طرح اس بیعت کو چمٹ جاتے ہو جیسے کہ اللہ کا ہاتھ تمہارے ہاتھ پر رکھا ہوا ہو۔ یہی ترجمہ ہے جو ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی اطلاق پاتا ہے کیونکہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کے تمام حق ادا کئے اور اسی وجہ سے آپ اس قابل ٹھہرے کہ کہ اللہ کی نظر میں آپ کا ہاتھ بھی محمدؐ رسول اللہ کے ہاتھ کی طرح خدا کے ہاتھ کی نمائندگی کرے۔

پس فرمایا "جس طرح بادشاہ اپنی رعایا میں اپنے نائب کو بھیجتا ہے اور پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسے بادشاہ

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

For Sale

Pizza Schad Express in Milten Burg- Germany

Contact : Jamsha Ishaq

on Tel: 09371 6078-79

کا مطیع سمجھا جاتا ہے"۔ اب دیکھیں یہ ساری باتوں کی وضاحت اس میں موجود ہے اس کے باوجود بعض دشمن جو ہرزہ سرائی کرنا چاہیں یہ ان کی مرضی ہے۔ وہ آپ ہی اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں گے۔ فرماتے ہیں "پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسے بادشاہ کا مطیع سمجھا جاتا ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ بھی اپنے نائب دنیا میں بھیجتا ہے۔ آج کل تو یہ ایک بیج ہے جس کے ثمرات تمہارے تک ہی نہ ٹھہریں گے بلکہ اولاد تک بھی پہنچیں گے۔ سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں"۔

اب یہ ایک پیشگوئی تھی جس کو لفظاً لفظاً جماعت عالمگیر نے اپنے حق میں پورا ہوتے دیکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر جن لوگوں نے اخلاص سے بیعت کی تھی ان کی اولادوں کا تتبع کر کے دیکھیں کہ کہاں کہاں پہنچیں اور خدا تعالیٰ نے کیسی کیسی شانیں ان کو عطا کیں۔ روحانی شانیں جنہوں نے حاصل کیں انہوں نے تو اصلیت کو پالیا مگر جن کو روحانی شانیں نصیب نہ ہو سکیں دنیا میں بھی خدا نے کمی نہ ہونے دی، بہت کچھ دیا اتنا کہ حیران رہ گئے۔ ایک چھوٹا ساز میندار جو سبزیاں کاشت کرتا تھا باغ ٹھیکے پر لیتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو باگاں والے کہا، یہ باغوں والا ہے اور باغ و بہار والا بن گیا اور اللہ کے فضل سے اس کی اولاد سب دنیا میں پھیلی اور ان میں بہت ہیں جو خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے جو ان کے دادا یا باپ دادا پر تھی خدا تعالیٰ کے نعمت سے چمٹے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اعتصام کر لیا ہے اللہ کے ساتھ اور کچھ ایسے ہیں جن کو توفیق نہیں ملی مگر وہ نعمتیں ان کے ساتھ پھر بھی چمٹی ہوئی ہیں اور دنیا کی فضیلتوں کے لحاظ سے ظاہر کر رہی ہیں، گواہی دے رہی ہیں کہ ان کے باپ دادا سچے تھے اور سچے کے ہاتھ میں ہاتھ دیا تھا۔

پس **"سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں"**۔ رحمت کے جو مفہوم بھی آپ لیں وہ گھر ضرور بھرتے ہیں اس سے۔ "دنیوی لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس بات کے لئے مجبور نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہو۔ کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے"۔ اب یہ ایک فرق کرنے والا مضمون ہے جو خدا کے سچوں کو دوسروں سے جدا کر دیتا ہے۔ دوسرے لازماً اسباب کے محتاج ہوتے ہیں اسباب کے بغیر ان کے لئے کوئی کام نہیں چلتے۔ یہ الگ بات ہے کہ اسباب اختیار کرنے کے باوجود بھی بہت کام نہیں چل رہے، دھکے کھاتے پھرتے ہیں اسباب کی پیروی کرتے چلے جاتے ہیں مگر اسباب اختیار کرنے کے باوجود، بظاہر ان کا حق ادا کرنے کے باوجود بھی ان کے کام نہیں بنتے۔ مگر خدا کے وہ سچے ہیں جن کے ہاں اسباب کی کوئی محتاجی نہیں ہوتی اور جب اسباب نہ ہوں تو بسا اوقات ان کے دل میں اللہ تعالیٰ دعا کی ایسی پر زور تحریک ڈالتا ہے کہ اس تحریک کے ساتھ ہی وہ یقین کر لیتے ہیں کہ ہماری دعا مقبول ہو گئی ہے اور دیکھنے والے بھی پھر اپنے حق میں ان دعاؤں کو مقبول ہوتا دیکھتے ہیں اور حیرت انگیز دعا کی قبولیت کے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔

پس فرمایا: "دنیوی لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس بات کے لئے مجبور نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہو"۔ اسی نے اسباب پیدا کئے ہیں وہ کیسے مجبور ہو سکتا ہے کہ اسباب کا محتاج ہو اپنے پیاروں کے کام بنانا چاہے تو بغیر اسباب کے بھی بناتا ہے۔ "کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے"۔ یہ الفاظ مسیح موعود علیہ السلام کے ہیں "اور کبھی اسباب پیدا کر کے"۔ اس کو یوں پڑھیں گے یعنی یہ ایک فقرہ ہے۔ "کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے اور کبھی اسباب پیدا کر کے کرتا ہے"۔ یعنی جن اسباب کا پیدا کرنا ان کی طاقت میں نہیں تھا وہ اسباب ان کے لئے پیدا کر دیتا ہے اور ان کے نتیجے میں پھر ان اسباب کو برکت ملتی ہے اور وہ پھلدار بن جاتے ہیں۔

فرمایا "اور کسی وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ بنے بنائے اسباب کو بگاڑ دیتا ہے"۔ "بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے"۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جو دنیا میں ہر جگہ دکھائی دیتی ہے۔ بہت لوگ ہیں جن کی محنتوں کی وجہ سے انہوں نے یہی سمجھا کہ محض محنتوں کی وجہ سے ان کے کاروبار کو پھل لگے اور بکثرت پھل لگے۔ بہت ان کو برکتیں ملیں لیکن جب ان کے کام بگڑ گئے، جب خدا نے چاہا کہ مزید نہ چلیں، جب خدا نے سمجھا کہ یہ اپنے اوپر زیادہ انحصار کرنے لگ گئے ہیں تو "بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے"۔ کچھ پیش نہیں جاتی، کچھ بھی عقل کام نہیں کرتی، ہر ذریعہ اختیار کر لیتے ہیں لیکن سارے بے ثمر ذریعے رہتے ہیں ان ذرائع کو کوئی بھی پھل نہیں لگتا۔

ابھی کل ہی کی ڈاک میں ایک غیر احمدی دوست کا خط ملا ہے مالی امداد کے لئے نہیں بلکہ دعا کی خاطر۔ اس نے لکھا کہ میں نے ایک زمانے میں اپنے ماں باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بہت عمدگی کے ساتھ محنت کی، تجارت کو بہت برکت ملی، میں کروڑ پتی ہو گیا اور کچھ عرصے سے میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے سارے کام بگڑ گئے یہاں تک کہ بیوی کا زیور بیچ کر میں نے تجارت میں لگا دیا وہ بھی ڈوب گیا اب کوئی گھر کا سرمایہ باقی نہیں رہا۔ میں نے ایک احمدی سے سنا ہے، یعنی وہ غیر احمدی لکھتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے اور آپ سے میں صرف یہ درخواست کرتا ہوں کسی مالی امداد کا مطالبہ نہیں کرتا کہ میرے لئے دعا کریں کہ جس نے بنے بنائے توڑے ہیں وہ توڑے ہوئے پھر بنا دے۔ تو میں نے بھی اس کے لئے دعا کی اور آپ سب سے بھی درخواست کرتا ہوں کیونکہ وہ محض اللہ کی خاطر جھکا ہے اور اس نے امید ظاہر کی ہے کہ اب دنیا کا کوئی پیر فقیر کام نہیں آسکتا مگر اس وقت جو خدا تعالیٰ کی جماعت کا نمائندہ ہے وہی میرے کام آئے گا تو آپ سب بھی تو اس میں شامل ہیں۔ آپ بھی میری دعا کے ساتھ شامل ہو کر اس کی مدد کریں۔

چنانچہ اس کے آخر پر فرماتے ہیں "**غرض اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو**"۔ "ہمیشہ ذکر کرو"۔ یہ ذکر انسانی دل پر غالب رہنا چاہئے، اس کے دماغ پر غالب رہنا چاہئے، سیر و تفریح ہو، کھیل کود ہو جو کچھ بھی ہو ذکر الٰہی سے دل ہمیشہ روشن رہنا چاہئے۔ فرمایا "ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ **جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آ جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے**"۔ اگر تم اس ذکر سے تھک جاؤ گے تو شیطان جو تمہارے پیچھے پیچھے بھاگ رہا ہے تمہیں پکڑنے کے لئے وہ تم پر غالب آ جائے گا۔ "اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو"۔ یہ بہت ہی بنیادی اور مرکزی حقیقت ہے کہ توبہ کی ہے تو اس کو زندہ رکھو جس کا مطلب یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد اس کو زندہ رکھنا ایک مسلسل جدوجہد کو چاہتا ہے۔ یہ تصور خیالی ہے کہ توبہ کی اور چھٹی ہو گئی۔

تو یہ آغاز ہے خدا کی راہ میں جدوجہد کرنے کا، تمام جدوجہد توبہ کے بعد شروع ہوتی ہے اور توبہ کو زندہ رکھنے کی کوشش ہی انسان کو زندہ رکھتی ہے۔ جس طرح نماز کو قائم کرنے کی کوشش سے انسان کو نماز قائم کرتی ہے اسی طرح توبہ کا حال ہے۔ "توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو"۔ یعنی کوئی وقت بھی ایسا نہیں آنا چاہئے کہ توبہ سے تمہارا دل اچاٹ ہو جائے اور پھر تم دنیا کی طرف کلیۃً جھک جاؤ۔ "کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بے کار چھوڑ دیا جائے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے"۔ پس توبہ کے اوپر زور مارتے رہو جب تک تم یہ روحانی ورزش کرتے رہو گے تمہارا یہ عضو بے کار نہیں ہوگا، اس میں جان پڑتی رہے گی۔ جب چھوڑ بیٹھو گے تو معطل عضو بے کار ہو جایا کرتے ہیں پھر تمہاری زندگی مفلوج ہو جائے گی خدا کی راہ میں کوئی بھی سعی نہیں کر سکو گے۔

اسی عبارت میں آگے چل کر فرمایا "ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں"۔ اب ان کو اچھی طرح پلے باندھ لیں۔ نمبر ایک استغفار، نمبر دو توبہ، نمبر تین دینی علوم کی واقفیت، نمبر چار خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور نمبر پانچ پانچوں وقت کی نماز کو ادا کرنا۔ یہ پانچ باتیں ہیں جو بنیادی طور پر پہلے بھی بیان کی جاتی رہی ہیں انبیاء کی طرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی جیسا کہ میں نے حدیث پیش کی تھی پانچ ہی باتوں کا حکم دیا ہے، یہی پانچ باتیں ہیں۔

"نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے"۔ سب دعائیں، سب تمنائیں نماز سے مل سکتی ہیں۔ "جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔ (البدر ۲۴/اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰۶، ۱۰۷)۔

اب چونکہ وقت ہو گیا ہے اس لئے انشاء اللہ باقی اگلے جمعہ۔

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۸ء کے دو مناظر —— (تصویر بشکریہ بشیر احمد صاحب ناصر کینیڈا)

بقیہ: جلسہ سالانہ گھانا از صفحہ ۱۶

کہ اس قوم میں ملکی ترقی کے لئے قربانی کا شعور موجود ہے جسے تقویت دینے کی ضرورت ہے۔

مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ پچھلے سال صدر مملکت ہمارے جلسہ میں تشریف لائے اس وقت جلسہ کا Theme "توہم پرستی ملکی ترقی کی راہ میں رکاوٹ" تھا۔ جلسہ کے بعد سے اب تک کے اعداد و شمار اور رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ ان واقعات میں جو توہم پرستی کے نتیجہ میں ہوتے تھے غیر معمولی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔

مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ صدر مملکت کی ہمارے جلسہ میں شمولیت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ جماعت احمدیہ ملک سے مخلص ہے اور دل و جان سے ملک کی خدمت کرتی ہے۔

مکرم امیر صاحب نے فرمایا اخلاقی اقدار کو بلند کرنے کے لئے مذہبی راہنمائی ضروری ہے۔ نیز وہ مذہب بھی ایسا ہو جس کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق ہو۔ اور وہ اس بات کی صلاحیت رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اور بنی نوع انسان کے درمیان ایک رابطہ پیدا کر سکے۔

تقریر کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے جناب نائب صدر صاحب اور بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں اور دیگر معزز مدعووین کا خیر مقدم کیا اور جلسہ میں شمولیت پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

نائب صدر مملکت کا خطاب

افتتاحی خطاب اور دعا کے بعد عزت مآب نائب صدر مملکت نے خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں جلسہ سالانہ پر مدعو کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے جماعت کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کر کے خوشی ہوئی ہے۔ انہوں نے جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے سکولوں اور ہسپتالوں کے علاوہ ملک میں پہلی مرتبہ گندم کی کاشتکاری کا کامیاب تجربہ کرنے پر جماعت کو خراج تحسین پیش کیا۔ اسی طرح انہوں نے ہومیو پیتھک طریقۂ علاج کو ملک میں سستے اور مؤثر علاج کے طور پر متعارف کروانے کے بارے میں کہا کہ اس پہلو سے جماعت صحت کے میدان میں عوام کی گراں قدر خدمت کر رہی ہے۔ جناب نائب صدر صاحب نے فرمایا کہ ملک میں ہومیو پیتھک کی ترویج سے ہربل میڈیسن (لوکل ادویات) کو ترقی ملے گی۔

انہوں نے فرمایا مجھے جماعت کے نظم و ضبط نے بے حد متاثر کیا ہے۔ انہوں نے کونسل آف ریلیجنز کے قیام میں جماعت کے اہم کردار کی تعریف بھی کی جس سے ملک میں مذہبی امن اور باہمی تعاون کی فضا پیدا ہوئی۔

کانفرنس کے Theme کے بارہ میں انہوں نے فرمایا کہ انہیں معلوم ہے کہ بعض مذہبی ادارے ملک میں گرتی ہوئی اخلاقی اقدار کی وجہ سے پریشان ہیں جن میں سے جماعت احمدیہ ایک ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس غرض کے لئے اس سال National Integrety Workshop کا انعقاد ہوا اور اس ورکشاپ کو حکومت کا مکمل تعاون حاصل تھا۔ اس ورکشاپ میں بیرونی ممالک اور اندرون ملک سے مفکرین شامل تھے۔ چنانچہ اس ورکشاپ کے اختتام پر مفکرین نے جو تجاویز پیش کیں وہ زیر غور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا ورکشاپ کے ساتھ تعاون اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ حکومت خود ملک میں گرتی ہوئے اخلاقی اقدار کو بلند کرنے کا عزم رکھتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ملکی قانون میں ایسے اداروں کے قیام کی گنجائش ہے اور اس وقت بعض ادارے قائم ہیں۔ تاہم کسی نئے ادارہ کے قیام کی ضرورت نہیں۔ البتہ موجودہ اداروں کو تقویت دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مزید اداروں کے قیام کا نتیجہ صرف غریب عوام پر اخراجات کا مزید بوجھ ڈالنے کے مترادف ہوگا۔

جناب نائب صدر صاحب نے جماعت احمدیہ کے سالٹ پانڈ میں ایک جلسہ کے حوالے سے فرمایا کہ اس میں جماعت احمدیہ کے امیر صاحب نے اپنے خطاب کے دوران فرمایا تھا کہ جب تک انسان کے اندر خود اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا نہ ہو، کوئی شخص زبردستی کسی کے دل میں خوفِ خدا پیدا نہیں کر سکتا، وہ مکمل اخلاق کی درستی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں مذہبی اداروں کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو ایسی تعلیم دیں جس سے ان کے اندر خوفِ خدا پیدا ہو۔

آخر پر انہوں نے دوبارہ جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں جلسہ پر مدعو کیا گیا۔ ان کی خدمت میں قرآن مجید اور جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ کیلنڈر ۱۹۹۹ء پیش کیا گیا۔ اس سے قبل انہیں حضور کی کتاب اور دیگر لٹریچر پیش کیا گیا تھا۔

جلسہ یو۔کے کے متعلق تاثرات

پہلے روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی آنریبل ملک الحسن یعقوب صاحب ممبر آف پارلیمنٹ اور ممبر نیشنل مجلس عاملہ احمدیہ مشن گھانا کی صدارت میں ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب لوسائی کئوسی نے فیملی لائف ایجوکیشن (Family Life Education) کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد آنریبل الحسن ڈارزی صاحب ممبر آف پارلیمنٹ نے جنہیں ۱۹۹۸ء کے جلسہ سالانہ یو کے میں شمولیت کی توفیق ملی تھی جلسہ U.K. کے بارہ میں تاثرات کے عنوان پر تقریر کی۔ انہوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے نظم و ضبط، حسن انتظام، مہمان نوازی، رہائشی انتظامات اور ٹرانسپورٹ کے اعلیٰ انتظامات کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر غیر ملکی مہمانوں کی خدمت کرنے والوں میں بعض ڈاکٹرز، انجینئرز اور دیگر اعلیٰ تعلیم یافتہ عہدوں پر فائز لوگ بھی شامل ہوتے ہیں لیکن جس انکساری اور محبت کے جذبہ سے وہ خدمت کرتے ہیں اس سے کبھی بھی یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ خدمت کرنے والے خود اتنے بلند پایہ لوگ ہیں۔

انہوں نے ایم ٹی اے کے پروگراموں اور تراجم کے انتظامات، جلسہ میں وقت کی پابندی، حضور کی شفقت کے مختلف واقعات اور حضور کی مصروفیت کے بارہ میں بھی ذکر کیا۔ اسی طرح انہوں نے مجلس شوریٰ میں شمولیت کا ذکر کیا کہ کس طرح دنیا کی مختلف پارلیمنٹوں میں جھگڑے ہوتے ہیں اور قوموں کے چنیدہ لوگ اسمبلیوں میں کس طرح ایک دوسرے پر گند اچھالتے ہیں لیکن احمدیہ مجلس شوریٰ کا ماحول اس کے برعکس کس قدر پاکیزہ ہوتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مجلس شوریٰ کا نظام ایک روحانی نظام ہے۔

آپ نے ایم ٹی اے کے پروگرام سوال و جواب میں شمولیت کا ذکر بھی کیا کہ کس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہر سوال کا عقلی اور نقلی لحاظ سے تسلی بخش جواب آسان فہم رنگ میں دیتے ہیں کہ سوال کرنے والے کے لئے اس کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ آخر پر انہوں نے جماعت احمدیہ یو۔کے۔ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے جلسہ کے موقعہ پر مہمانوں کے لئے بہت اعلیٰ انتظام کیا۔

اس کے ساتھ ہی پہلے روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد شبینہ اجلاس شروع ہوا جس میں مکرم ابراہیم بونسو صاحب سینئر سرکٹ مشنری، صدر مجلس انصار اللہ گھانا اور سیکرٹری تبلیغ نے "جماعت احمدیہ گھانا کا بیعتوں کا ٹارگٹ اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی۔

دوسرا روز۔ جمعۃ المبارک

حسب سابق اس دن کا آغاز نماز سے ہوا۔ جس کے بعد خاکسار قریشی داؤد احمد (ریجنل مشنری گریٹر اکرا) نے "مالی قربانی اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان سے درس قرآن مجید دیا۔ نماز فجر کے بعد مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ آج حضور انور کا خطبہ جمعہ براہ راست سننے کا انتظام ہے اس لئے احباب وقت مقررہ پر جلسہ گاہ پہنچ جائیں تاکہ وقت پر اجلاس کا آغاز ہو سکے۔

دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی باقاعدہ کارروائی مکرم الحاج حسن سمونو سیکرٹری جنرل آرگنائزیشن آف افریقن ٹریڈ یونین یونیٹی (O.A.T.U.U.) کی صدارت میں ہوا۔ اس اجلاس میں مہمان خصوصی الحاج مہاما ادریسو صاحب وزیر دفاع گھانا تھے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ دونوں احباب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم حافظ احمد جبریل سعید صاحب نائب امیر سوم نے "شادی ایک الٰہی حکم ہے" کے عنوان پر تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں شادی کے نظام کی اہمیت بیان کی۔ نیز کہا کہ اس دور میں مغربی اقوام میں شادی سے ایک قسم کی نفرت کا جو رجحان ہے اور اسے عیسائیت کی تائید حاصل ہے اس کے نتیجہ میں اب مغربی ممالک میں قانونی طور پر مرد کو مرد اور عورت کو عورت سے شادی کا حق حاصل ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ نسل انسانی کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ یورپ میں اب بغیر شادی کے ماں بننے کا رجحان بھی جنم لے رہا ہے جس کے لئے بلڈ بنک کی طرح ایک کنواری نطفہ حاصل کر کے اولاد حاصل کر سکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے آئندہ معاشرہ کے لئے ایسے بچوں کے وجود سے ہونے والے نقصانات اور قانونی پیچیدگیوں وغیرہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ یورپ میں باقاعدہ شادی کے خلاف پیدا ہونے والا رجحان کس قدر خطرناک ہے۔

مکرم حافظ صاحب نے بیان کیا کہ خاص طور پر رومن کیتھولک پادریوں نے شادی نہ کرنے کا جو طریق اختیار کیا اس کے پس پردہ بعض گھناؤنے جنسی جرائم اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ فطرت کے طریقہ کار کو بند کرنے کے کیا نقصانات ہیں۔

انہوں نے افرادِ جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ آنحضورؐ کے ارشادات کی روشنی میں اپنے بچوں کے لئے مناسب وقت پر شادی کے انتظام کی کوشش کریں۔

مہمان خصوصی مکرم الحاج مہاما ادریسو صاحب نے اپنے خطاب میں جلسہ کے Theme کی روشنی میں فرمایا کہ قوموں کی تعمیر کے لئے اعلیٰ اخلاق کی تعمیر بہت ضروری ہے کیونکہ جب تک کسی قوم کا اخلاق درست نہ ہو وہ قوم اپنی خرابیوں کو دور نہیں کر سکتی۔ انہوں نے جماعت کے اس اقدام کو سراہا کہ جلسہ سالانہ کے لئے یہ Theme مقرر کیا گیا ہے۔

مہمان خصوصی کے خطاب کے بعد دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

ساڑھے بارہ بجے مکرم امیر صاحب نے نماز جمعہ سے قبل مختصر خطبہ ارشاد فرمایا۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ ایک موقع پر مغربی اقوام نے اپنے ممالک سے Toxic Waste تیسری دنیا کے بعض ممالک میں پھینکنے کی کوشش کی لیکن کسی ملک کی حکومت نے انہیں ایسا کرنے کی اجازت نہ دی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ممالک اس مہلک چیز کے نقصانات سے آگاہ تھے کہ یہ چیز ملک اور عوام کے لئے نقصان دہ ہے۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا یہی حال اخلاقی پستی کا ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو اخلاقی پستی Toxic Waste سے بھی زیادہ مہلک ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اگر دنیا میں انسانوں کی اکثریت بداخلاقی کرے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اخلاق بری چیز ہے۔ اور اگر تھوڑے لوگ اعلیٰ اخلاقی اقدار کو اپنالیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اخلاق اچھی چیز نہیں۔ آپ نے قرآن مجید کی آیت کے حوالے سے بتلایا کہ ایک خبیث چیز کثرت کی وجہ سے طیب نہیں بن سکتی۔ اور ایک طیب چیز کم ہونے کی وجہ سے خبیث نہیں بن سکتی۔ احمدیہ جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ اعلیٰ اخلاق کی تعمیر کے لئے کوشش کرے اور دنیا کو بتائے کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اچھا کہا ہے وہی اچھی ہے اور جسے برا کہا ہے وہ بری ہے۔

نماز جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے توسط سے براہ راست سنا گیا۔

جلسہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ساڑھے تین بجے بعد دوپہر آنریبل ایم اے سعید و ممبر پارلیمنٹ و منسٹر آف سٹیٹ کی صدارت میں ہوا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دوست بھی احمدی ہیں۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم سعید کئوکوجان صاحب ایڈووکیٹ و ممبر نیشنل مجلس عاملہ نے "گھانا میں مسلمانوں کا تعلیمی مستقبل" کے عنوان

پر تقریر کی۔ اپنی تقریر میں انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ موجودہ روشنی کے زمانہ میں بھی مسلمانوں میں تعلیم کا رجحان بہت کم ہے۔ اور آج بھی دنیا کے بعض ممالک میں خاص طور پر مسلمانوں میں عورتوں کی تعلیم کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ حالانکہ ایک صحت مند خاندان اور صحت مند معاشرہ کے لئے عورتوں کا تعلیم یافتہ ہونا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی احادیث کی روشنی میں بیان کیا کہ آپؐ نے مردوں اور عورتوں سب کے لئے تعلیم کو فرض قرار دیا ہے۔ اگر جائزہ لیا جائے تو گھانا یا اسی طرح کے بعض افریقی ممالک میں جتنے چھوٹے درجے کے کام ہیں وہاں آپ کو مسلمان کثرت سے نظر آئیں گے جس کی بڑی وجہ تعلیم کی کمی ہے۔ انہوں نے گھانا میں آباد مسلمانوں کو بچوں اور بچیوں کی تعلیم کو اہمیت دینے کی طرف توجہ دلائی۔

اس تقریر کے بعد مکرم عبداللہ ناصر بوانگ ریجنل پریذیڈنٹ اشانٹی ریجن (سابق ریجنل ڈائریکٹر تعلیم اشانٹی ریجن) نے "ظہور امام مہدیؑ" کے عنوان سے تقریر کی۔ انہوں نے قرآن مجید، احادیث اور سابقہ کتب کے حوالے سے ظہور امام مہدی کے بارہ میں پیشگوئیوں کا ذکر کیا اور ان کی مختصر تفصیل بیان کی۔ انہوں نے بتایا کہ کچھ عرصہ قبل امریکہ میں ایک عیسائی پادری نے دعویٰ کیا کہ بائبل کی پیشگوئیوں کے مطابق فلاں فلاں دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ چنانچہ مقررہ دن ۵ لاکھ افراد ایک میدان میں جمع ہوئے اور ساری رات حضرت مسیحؑ کا انتظار کرتے رہے جب وہ مایوس ہوگئے تو پادری صاحب نے سب سے معذرت کی اور کہا کہ دراصل انہیں پیشگوئی کو سمجھنے میں غلطی لگی ہے اس پیشگوئی میں حضرت مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے نہ کہ آنے کا۔ چنانچہ لوگوں نے اس دن کو The Great Disappoint-ment Day کے طور پر یاد کیا۔ مکرم عبداللہ ناصر صاحب کی تقریر کے بعد یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

نومبائعین کے ایمان افروز واقعات

جماعت احمدیہ گھانا کے جلسہ سالانہ کا ایک انتہائی دلچسپ اور ایمان افروز اجلاس دوسرے روز کا شبینہ اجلاس ہوتا ہے جس میں نومبائعین حضرات اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کرتے ہیں۔

یہ شبینہ اجلاس گھانا کے اپر ایسٹ ریجن کے ریجنل پریذیڈنٹ Mr Abdullah Otito Achuliwor کی صدارت میں ہوا جو خود بھی نومبائع ہیں اور بڑے جذبہ اور اخلاص والے ہیں۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد نومبائعین نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کئے۔ نومبائعین نے تفصیل سے بیان کیا کہ کس طرح اور کن مشکل حالات میں احمدی داعیان الی اللہ ان کے علاقوں میں پہنچے اور ان کی تبلیغ کے ذریعہ انہوں نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ انہوں نے بتایا کہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے باعث انہیں جماعت کے نظم وضبط اور اتحاد کو دیکھ کر ایمانی اور روحانی طور پر مزید تقویت عطا ہوئی ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ اپنے اپنے علاقوں میں جاکر دوسروں کو احمدیت کا پیغام پہنچائیں گے اور اس راہ میں حائل ہر قسم کی رکاوٹ کا مقابلہ کریں گے۔

ان میں سے بعض اماموں نے بیان کیا کہ اگرچہ وہ پہلے بھی مسلمان تھے لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد انہیں ایسے محسوس ہوا کہ انہیں ایک نئی روشنی عطا ہوئی ہے۔

اس اجلاس کے چیئرمین مکرم عبداللہ اٹیٹو صاحب نے بیان کیا کہ میں خود بھی نومبائع ہوں۔ اپنے سکول کے زمانہ میں اسلام کا شدید مخالف تھا۔ اور چونکہ میں سکول کا سینئر پریفیکٹ (Prefect) تھا میں مسلمان طلباء کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر سزا دیا کرتا تھا۔ یہ ۱۹۷۸ء کے زمانہ کی بات ہے کہ میں نے خواب میں اذان کی آواز سنی۔ اس اذان کی آواز کی وجہ سے میں کافی پریشان ہوا۔ اور سکول میں مسلمان طلباء کے امام کو یہ بات بتائی۔ اس نے مجھے کہا کہ شاید اللہ چاہتا ہے کہ آپ اسلام قبول کرلیں۔ اس کے بعد میں نے دوسری اور تیسری مرتبہ اذان کی آواز خواب میں سنی۔ جس وجہ سے میں کافی خوفزدہ ہوا اور یہ بات اپنے پادری کو بتائی۔ چونکہ میں پادری کے کافی قریب تھا اس نے مجھے بتایا کہ یہ شیطانی خواب ہے۔ چنانچہ وہ میرے لئے دعا کریں گے۔ آخر کار مجھے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ میرے اسلام قبول کرنے کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے علاقہ میں پھیل گئی۔ میرے رشتہ داروں اور عیسائی دوستوں اور پادریوں نے بہت کوشش کی کہ میں اسلام ترک کردوں اور دوبارہ عیسائیت کی طرف لوٹ آؤں لیکن ان کی تمام کوششیں ناکام رہیں۔

انہوں نے بتایا کہ ایک بات سے میرا ایمان اور مضبوط ہوا۔ میں نے خواب میں اپنے آپ کو ایک انتہائی خطرناک حادثہ میں ملوث دیکھا۔ میں نے یہ خواب وہاں پر موجود جماعت کے مشنری کو بتائی۔ اس نے کہا کہ وہ میرے لئے دعا کریں گے۔ چنانچہ کچھ روز بعد جب میں اکرا آرہا تھا تو میری گاڑی کو حادثہ پیش آیا۔ گاڑی کی حالت دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس میں سے کوئی شخص زندہ بچ سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا۔

تیسرا اور آخری روز

تیسرے اور آخری روز کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جس کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب بسراء ریجنل مشنری اشانٹی ریجن نے "نماز باجماعت کی اہمیت" کے موضوع پر درس دیا۔

نماز فجر کے بعد مکرم طالب یعقوب صاحب ریجنل مشنری ایسٹرن ریجن نے "بین المذاہب تعاون کی ضرورت" کے عنوان پر درس دیا۔

تیسرے روز صبح کے باقاعدہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم یوسف علی صاحب (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ) کی صدارت میں ہوا۔ (اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دوست احمدی ہیں)۔ اس اجلاس کے مہمان خصوصی اپر ویسٹ ریجن گھانا کے علاقہ ویلیلے کے پیرامؤنٹ چیف جناب Moomen Dimbie II تھے۔ جنہیں امسال جلسہ سالانہ یو۔کے میں شرکت کی توفیق ملی۔ یہ چیف صاحب مختلف حکومتوں میں پارلیمنٹ کے ممبر رہ چکے ہیں اور احمدی ہیں۔ نیز اپر ویسٹ ریجنل ہاؤس آف چیفس کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم و محترم مولوی محمد بن صالح صاحب نائب امیر دوم نے "اسلام کا تصور اخلاق" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ آراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور بعض دیگر کتب کے حوالہ سے اخلاق حسنہ اور اخلاق سیئہ کی وضاحت بیان کی۔ نیز یہ بھی بیان کیا کہ اعلیٰ اخلاق کی تعمیر کے لئے انسان کو کن کن باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

انہوں نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسان کی زندگی کو تین حالتوں میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ طبعی، اخلاقی اور روحانی حالتیں۔ اور انسان تیسری حالت میں اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک پہلی دونوں حالتوں میں ترقی نہ کرے۔

اس تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر الحاج محمد بن ابراہیم صاحب ریجنل پریذیڈنٹ ویسٹرن ریجن اور ریجنل ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروس ویسٹرن ریجن، جنہیں امسال حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی نے "حج بیت اللہ۔ اسلام کا پانچواں رکن" کے عنوان پر تقریر کی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مکرم ڈاکٹر صاحب حکومت کی طرف سے اس ٹیم کے انچارج کے طور پر سعودی عرب گئے جو حاجیوں کی صحت کے لئے مقرر کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے حج کی سعادت حاصل ہونے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ اور فرمایا کہ خانہ کعبہ اور مقامات مقدسہ کی زیارت سے انسان کے ذہن میں جو تصور پیدا ہوتا ہے اسے الفاظ میں بیان کرنا آسان نہیں۔ اور اس کیفیت کا بیان مشکل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حج کے ذریعہ اتحاد، اخوت اور بین الاقوامی بھائی چارہ کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے نمائندگان کا تعارف کروایا گیا۔ ان نمائندگان میں ایک اہم نمائندہ جماعت ہائے احمدیہ لائبیریا کے نیشنل پریذیڈنٹ تھے۔

مہمان خصوصی جناب مامون ڈمبی صاحب نے ۱۹۹۸ء میں جلسہ سالانہ یو۔کے میں شرکت کے حوالے سے اپنے تاثرات بیان کئے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے ہزاروں افراد کے لئے بہت خوش اسلوبی سے انتظام کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم گھانا میں بھی جلسہ کے انتظامات کو اسی معیار پر پہنچائیں۔ اس تقریر کے ساتھ ہی یہ اجلاس ختم ہوا۔

تیسرے اور آخری روز کے اختتامی اجلاس کا آغاز بعد دوپہر مکرم الحسن بن صالح صاحب کی صدارت میں ہوا۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم یوسف احمد اڈوسائی، سینئر سرکٹ مشنری و نیشنل سیکرٹری وصایا نے "نظام وصیت اور اس کی اہمیت" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں بہشتی مقبرہ کے قیام کی اہمیت بیان کی۔ نیز شرائط وصیت اور نظام وصیت کی برکات بیان کیں۔ مزید برآں انہوں نے احباب جماعت کو نظام وصیت سے منسلک ہونے کی تلقین کی۔

بعدہ مکرم ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب، میڈیکل آفیسر احمدیہ مسلم ہومیو پیتھک کلینک کماسی نے "ہومیو پیتھک طریقہ علاج" کے بارہ میں تقریر کی۔ انہوں نے بتایا کہ ہومیو طریقہ علاج بہت مؤثر ہے اور دیگر علاج کی نسبت بہت سستا ہے نیز ان ادویات کا کوئی بداثر صحت پر نہیں پڑتا۔

انہوں نے ایم ٹی اے پر حضور انور کے ہومیو پیتھک لیکچرز کا ذکر کیا نیز ہومیو پیتھک کے بارہ میں حضور کی تصنیف کا ذکر کیا۔ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ یہ محض اللہ کا فضل ہے کہ اس وقت گھانا کو نہ صرف دیگر افریقی ممالک کو ادویات اور دیگر ضروری اشیاء بھجوانے کی توفیق مل رہی ہے بلکہ براعظم امریکہ کے بعض ممالک کو بھی بھجوائی جاتی ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مسعود جمال جانسن صاحب سیکرٹری جنرل نے جماعت احمدیہ گھانا کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں نمایاں خدمت کرنے والے اور خصوصی تعاون کرنے والے دوستوں میں تعریفی اسناد تقسیم کی گئیں۔

مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب جنہیں جلسہ سے قبل سیرالیون میں حضور کے ارشاد کے تحت خدمت کی توفیق ملی کو بھی خدمت میں تعریفی سند پیش کی گئی۔ اسی طرح حضور انور کے ارشاد پر مکرم ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب نے ہومیو پیتھک کے ادویات کے ڈبے جماعت کے سکولوں، ہسپتالوں، جامعہ احمدیہ اور ووکیشنل سکول کے لئے تیار کئے تھے۔ مکرم امیر صاحب نے وہ ڈبے ہیڈ ماسٹر صاحبان، ڈاکٹر صاحبان اور پرنسپل جامعہ احمدیہ کو پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھانا کے دس ریجن میں جماعت کے مشنز کو پہلے ہی اس قسم کے ڈبے مہیا کئے جاچکے ہیں جن سے بکثرت لوگ استفادہ کررہے ہیں۔

اس پروگرام کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں یہ جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جس پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جلسہ کے انعقاد سے چند روز قبل بارشوں کا سلسلہ شروع ہوا اور اگر یہ سلسلہ جاری رہتا تو ہمارے لئے جلسہ منعقد کرنا مشکل ہو

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
☆.......☆.......☆
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

لِقَاءٌ مَعَ الْعَرَب

(۵ر نومبر ۱۹۹۴ء)

(مرتبہ: صفدر حسین عباسی)

"لقاء مع العرب" مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) انٹرنیشنل کے مقبول ترین پروگراموں میں سے ایک نہایت مفید، دلچسپ اور ہردلعزیز پروگرام ہے۔ اس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عربوں کے سوالات کے جواب انگریزی زبان میں ارشاد فرماتے ہیں اور پھر ان کا عربی ترجمہ پیش کیا جاتاہے۔ اردودان احباب کے استفادہ کے لئے "لقاء مع العرب" کے ان پروگرامز کا خلاصہ **ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر** پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان پروگراموں کی آڈیو، ویڈیو کیسٹس آپ اپنے ملک کے مرکزی مشن میں قائم شعبہ سمعی بصری سے یا شعبہ آڈیو/ ویڈیو مسجد فضل لندن یو کے سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔(ادارہ)

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کو خواب میں یاکشفی حالت میں دیکھا اور آپؐ نے ہم سے یہ یہ باتیں کیں۔ کیسے معلوم ہو کہ خواب یا کشفی حالت میں نظرآنے والے واقعی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں؟ اوراس کی اہمیت کیا ہے؟

حضور انور نے فرمایا: یہ بہت نازک مسئلہ ہے اوراسے بڑی احتیاط سے گہرائی میں اتر کر سمجھنا اور حل کرنا ہوگا۔ سب سے ضروری بات یہ مد نظر رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایاکہ خداتعالیٰ شیطان کے لئے کبھی بھی یہ ممکن نہیں کرے گا کہ وہ میرا روپ دھار کر میری صورت و شکل میں لوگوں کو نظر آئے۔ اوریوں خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کی تمام خوابوں کو جو مجھے خواب میں دیکھتے ہیں اس بات سے محفوظ کر دیاہے۔ اور شیطان کو کبھی بھی یہ قدرت اور توفیق نہیں ہوگی کہ وہ آپؐ کی صورت اختیار کر کے لوگوں کی خوابوں میں آئے۔ لیکن اس سے کئی اور مشکل مسائل پیدا ہوتے ہیں جنہیں مختلف زاویوں سے دیکھنا اور سلجھانا ضروری ہے۔

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تولوگ آپ کو دیکھتے تھے اور سبھی جانتے تھے کہ آپ کی ظاہری شکل و شباہت کیسی ہے۔ اس زمانہ میں اگر شیطان لوگوں کی خوابوں میں ظاہر ہوتا تو کبھی بھی لوگ دھوکہ نہیں کھا سکتے تھے اور نا ممکن تھا کہ اس وقت وہ آنحضرت ﷺ کی شباہت اختیار کر کے لوگوں کو نظر آتا۔ لیکن وہ اگر کسی اور شکل میں ظاہر ہوتا اور کہتا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں تو یہ بالکل الگ قصہ ہے کیونکہ شیطان ایسا کرتا تھااور ایسا کر سکتاہے۔

اوراب لوگ چونکہ جانتے نہیں کہ آنحضور ﷺ کی اصل صورت مبارک کیسی تھی اس لئے شیطان گناہگار اور بد کردار لوگوں کو دھوکہ دینے کی خاطر ایسا کر سکتاہے۔ اور ایسے برے لوگ اس کے دھوکہ میں مبتلا ہو کر اسے حضرت محمد رسول اللہ سمجھ سکتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن پر شیطان مختلف صورتوں میں ظاہر ہو سکتاہے اوران سے جھوٹ موٹ کہہ سکتاہے کہ (نعوذباللہ) میں محمد رسول اللہ ہوں۔ اوروہ یقیناً آنحضرت ﷺ کی شکل مبارک اختیار نہیں کر سکتا۔ لیکن وہ کوئی بھی اور صورت اختیار کر کے دھوکہ دینے کی خاطر کہہ سکتاہے کہ میں محمد رسول اللہ ہوں۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ آنحضرت ﷺ کی شبیہ مبارک کیسی تھی اس لئے ایسے وقوع کا احتمال بہرحال ہے جسے کسی بھی صورت نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اوراس بات کا ثبوت کہ ایسا ہوتاہے یہ ہے کہ دو شخص ایک ہی وقت میں دو مختلف خوابیں دیکھتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھاہے۔ دونوں کو نظر آنے والی شکلیں بالکل مختلف تھیں اور جو پیغام ان کو ملاوہ بھی ایک دوسرے کے بالکل متضاد تھا۔ ان میں سے ایک نے کہاکہ مجھے یہ پیغام ملاہے کہ تم ایسا کرواور دوسرے شخص کو اس کے بالکل الٹ پیغام ملا کہ ایسا ہرگز نہیں کرنا یہ تمہیں سیدھا دوزخ میں لے جائے گا۔ یہ ناممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ کی باتوں میں اور آپ کی شخصیت میں کوئی تضاد ہو۔ میں اس حوالہ سے اس لئے بات کر رہا ہوں کیونکہ ہم نے تو آنحضرت ﷺ کو نہیں دیکھا اس لئے ایسے پیغام سے متعلق کبھی بھی یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ یہ آپؐ کی طرف سے ہی ہے اور سوفیصد سچاہے۔ کیونکہ ہم نے تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا اس لئے کسی بھی خواب اور پیغام کی سچائی کو ہم صرف اس کسوٹی پر پرکھ سکتے ہیں کہ خواب میں جو کچھ بھی پیغام دیا گیاہے وہ کسی بھی شکل میں قرآن وسنتِ رسول کے خلاف نہ ہو۔ اگر ایسا ہو تو پھر اس بات پر یقین کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ واقعی آنحضرت ﷺ کا دیدار ہواہے اور پیغام سچاہے۔ دوسری صورت میں یہ بہت مشکل پیدا کرنے والا مسئلہ بن جائے گا کیونکہ ایک شخص کہے گا کہ شیطان چونکہ آنحضرت ﷺ کے روپ میں ظاہر نہیں ہو سکتا اس لئے ہو نہ ہو میں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ہی خواب میں دیکھاہے اور جو پیغام مجھے ملاہے وہ یقیناً سچاہے۔ اور دوسرا شخص اسے کہے گا کہ نہیں ویسی ہی صورت مجھے بھی پیش آئی ہے لیکن پیغام بالکل مختلف ہے اس لئے تم غلط ہو۔ ایسی صورت میں یہ مسئلہ کیسے حل ہوگا؟

☆......☆......☆

سوال: کیا کوئی انسان خدا تعالیٰ سے یہ دعا کر سکتا ہے کہ وہ اس سے براہ راست کلام کرے یا اس شخص پر کوئی وحی یا الہام کرے؟

حضور انور نے فرمایااس سوال کا جواب سورۃ فاتحہ کے حوالے سے دیا جاسکتاہے۔ سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت فرماتاہے کہ ہم اس سے دعاکریں۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ اس میں ہر قسم کی دعائیں جن کا آپ نے ذکر کیاہے جمع ہیں۔ اوراس کے علاوہ بھی بہت سی دعائیں شامل ہیں۔ یہاں خاص طور پر یہ دعا نہیں مانگی گئی کہ اے خدا تو ہم پر وحی والہام کر۔ بلکہ ہمیں سکھایا گیاہے کہ ہم خداتعالیٰ سے مدد طلب کریں کہ وہ سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی کرے۔ وہ سیدھا راستہ جواس سے قبل دکھایا جا چکاہے۔ ان لوگوں کا راستہ جواس سے قبل خداتعالیٰ سے ہر قسم کی وحی اور الہام سے سرفراز کئے جاچکے ہیں۔ اس لحاظ سے کہا جاسکتاہے کہ اس دعامیں وحی والہام کی طلب اور خواہش بھی شامل ہے۔ جب ہم اس دعا کی گہرائی میں جاتے ہیں تواس میں ایسی خواہش کی نفی بھی موجود ہے کیونکہ خداتعالیٰ کے کسی نبی نے نبی بنائے جانے سے قبل کبھی بھی یہ دعا نہیں کی کہ اے خدا تو مجھ پر وحی کر۔ اور جب بھی کسی نبی سے خدا تعالیٰ نے خود کلام کیا تواس نبی نے خداتعالیٰ کی وحی و الہام کے مقابل پر اپنی ذات کو بہت ہی کمزور، حقیر اور عاجز سمجھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا سورۃ فاتحہ میں ذکر ہے کہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ بے شک ہم خداتعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں مُنْعَمٌ عَلَيْهِم میں سے بنادے جن پر خداتعالیٰ نے وحی کی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ آیت ہمیں بتلاتی ہے کہ اگر تم ان برگزیدہ بندوں جیسا بننا چاہتے ہو تو کبھی بھی الہام کی خواہش نہ کرو کیونکہ انہوں نے ایسی خواہش کبھی نہیں کی تھی۔ یہ دعا ہمیں سکھاتی ہے کہ اے خدا تو ہمیں ویسے عاجز انسان بنادے جیسے کہ وہ انسان تھے جن پر تُو نے اپنے انعامات کئے اور جو کچھ تو نے خیر ہمارے لئے مقدر کر رکھی ہے وہ ہمیں دے۔

☆......☆......☆

سوال: عبادت کے دوران کونسی حرکات منع ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: اس سوال کا جواب آنحضرت ﷺ کی اس حدیث میں موجود ہے جہاں آپؐ نے فرمایاکہ اے لوگو! تم اپنے رب کی عبادت اس طرح کرو گویاکہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اگر ایسا نہیں تو پھر کم از کم یہ ضرور ذہن میں ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہاہے۔ تم جب بھی کسی ایسے وجود کے سامنے جاتے ہو جس کی تم عزت کرتے ہو اور اپنے دل میں اس کا احترام پاتے ہو تو تمہاری حرکات اس کا سامنا کرتے ہی اپنے رخ بدل لیتی ہیں۔ تمہاری نظر میں کسی کا جتنا زیادہ احترام ہوگا اس کے سامنے جاتے وقت تمہاری حرکات اتنی ہی زیادہ محتاط ہو جاتی ہیں۔ اور تم کوئی ایسی ویسی حرکت نہیں کرتے اور نہ ہی بلاوجہ ادھر ادھر دیکھتے ہو۔ تمہاری تمام توجہ اس محبوب ہستی کی طرف ہوتی ہے جس کے سامنے تم کھڑے یا بیٹھے ہوتے ہو۔ عبادت کے تمام آداب آنحضرت ﷺ کی اس ہدایت میں مکمل طور پر موجود ہیں کہ ہر وقت یہ بات تمہارے مدنظر رہے کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو اور جب تم اسے دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں اس سے زیادہ دیکھ رہاہے جتنا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اگر آنحضرت ﷺ کی اس اصولی اور بنیادی ہدایت کو صحیح رنگ میں سمجھ لیں اور اپنالیں تو پھر تمام مسئلہ حل ہو جاتاہے۔

اس دنیامیں ہی دیکھ لیں آپ میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ میں جانتاہوں کہ میں ایک بہت عاجز انسان ہوں لیکن آپ اپنے دل میں میرے لئے جو عزت اور احترام رکھتے ہیں اس کے پیش نظر آپ کبھی بھی کوئی غیر ضروری اور ایسی حرکت نہیں کرتے جوادب کے خلاف ہو۔ یہاں تک کہ بچے بھی جب میری ملاقات کے لئے آتے ہیں تواپنی معمول کی عادات سے ہٹ کر بڑے ادب سے بیٹھتے اور پوری توجہ سے میری باتوں کو سنتے ہیں۔ یہ تو ایک مثال میں نے اپنی دی ہے صرف آپ کو سمجھانے کی خاطر لیکن آپ بھی جب کسی سے ملتے ہیں تواس کا آپ سے ملنے کا انداز بتادیتاہے کہ اس کے دل میں آپ کا کتنا احترام ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عبادت کے دوران کوئی غیر ضروری حرکت نہیں ہونی چاہئے اور پورے ادب کے ساتھ، عاجزی کے ساتھ خدا کے حضور حاضر ہونا چاہئے۔ عبادت کے دوران بلاوجہ کی حرکات عبادت کی روح میں خلل پیدا کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ بعض لوگ رکوع و سجود سے اٹھتے وقت بلاوجہ کپڑوں کو سیدھا کرتے اور کریزیں (Crease) درست کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ خدا کے حضور حاضر ہیں تو پھر کپڑوں کی کیا پرواہ۔ انہیں بے شک سلوٹیں پڑنے دیں۔ کپڑوں کی پرواہ چھوڑ کر اس کی پرواہ کرنی چاہئے جس کے حضور تم حاضر ہو۔ نماز کے دوران دائیں بائیں اور اوپر نہیں دیکھنا چاہئے۔ اپنی نظر کو سامنے اور

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

نیچے رکھنا چاہئے۔ عاجزی کا تقاضا بھی یہی ہوتا ہے کہ انسان جب کسی محترم ہستی کے سامنے کھڑا ہو تو نظریں جھکا کر کھڑا ہو۔ یہ وہ حرکات ہیں جو عبادت کے دوران منع ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے کہ اگر تم نماز کے لئے اذان کی آواز سنو اور اس وقت کھانا بھی دستر خوان پر لگ چکا ہو یا تم نے کھانا شروع کر دیا ہو تو پھر بہتر ہے کہ پہلے کھانا کھاؤ۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے نزدیک نماز کی نسبت کھانے کی زیادہ اہمیت ہے۔ لیکن اگر کھانے کا خیال انسان کو عبادت کے دوران پریشان کرتا ہے اور اس کی فکر رہتی ہے تو پھر عبادت تو ضائع ہو جائے گی۔ اس لئے نماز کی اہمیت اور اسے ضائع ہونے سے بچانے کی خاطر آپ نے اجازت دی کہ پہلے کھانے سے فارغ ہو جائے تا کہ بعد میں تسلی سے عبادت کا حق ادا ہو سکے۔

☆......☆......☆

سوال: ہاروت اور ماروت کون تھے؟ اور ان کی اصل حقیقت کیا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ حاروت اور ماروت کے بارہ میں عام طور پر یہ مشہور ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے دو فرشتے تھے جو لوگوں کو مختلف باتیں سکھایا کرتے تھے۔ قرآن کریم اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتا ہے کہ یہ حضرت سلیمانؑ کے زمانہ کی بات ہے۔ حضرت سلیمانؑ کی وسیع اور طاقتور حکومت کو توڑنے کے لئے بعض مخالف سوسائٹیاں کام کر رہی تھیں جو آپ کے خلاف خفیہ سازشیں کیا کرتی تھیں۔ اور فساد پیدا کرنے کی غرض سے مختلف حیلے اور تدبیریں اختیار کرتی تھیں اور اسے وہ لوگ طلسم اور جادو وغیرہ کے نام سے موسوم کرتے تھے۔

میرے نزدیک یہ کہنا کہ ھاروت و ماروت دو فرشتے تھے جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور یہ کہ حضرت سلیمانؑ بھی جادو جانتے تھے بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ ان فرشتوں کو جادو نہیں سکھاتا تھا۔ اس نے تو ان دو ملکوتی انسانوں کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ دونوں حضرت سلیمانؑ کے خلاف کی جانے والی سازشوں اور پراپیگنڈوں کے خلاف لوگوں میں تحریک پیدا کریں۔ حضرت سلیمانؑ کے مخالفین کے خلاف ان دونوں فرشتہ وصف انسانوں کی تدابیر کو خفیہ رکھنے کا حکم تھا۔ اس حد تک خفیہ کہ بیوی خاوند کو وہ راز نہیں بتائے گی اور خاوند بیوی کو اس کی خبر نہیں کرے گا۔ اس بات کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ جو کچھ وہ دونوں لوگوں کو سکھاتے تھے وہ کوئی نامناسب غیر قانونی باتیں نہیں ہوتی تھیں اور نہ ہی فساد پیدا کرنے کے لئے ہوتی تھیں بلکہ جو کچھ بھی وہ کہتے تھے خدا تعالیٰ کے حکم اور اس کی وحی کے تحت کہتے تھے۔ وہ لوگوں کو اچھی باتیں سکھاتے تھے۔ لیکن وہ لوگ ہی تھے جنہوں نے بعد میں ان اچھی باتوں کو اپنے غلط مقاصد کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔

حضور نے فرمایا کہ میں نے حضرت سلیمانؑ کے اس زمانہ کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ میرا ذہن اس واقعہ کے بارہ میں بالکل صاف ہے۔ وہ دراصل اُس زمانہ کے ملّاں تھے اور اس زمانے کے علماء ہی تھے جو حضرت سلیمانؑ کے خلاف سازشیں کیا کرتے تھے اور حضرت سلیمانؑ پر یہ الزام لگاتے تھے کہ آپ نے بتوں کی پرستش شروع کر دی ہے اور مشرک ہو گئے ہیں اور یہ کہ آپ نے بت پرستوں میں شادی کر لی ہے۔ اسلئے بجائے خدا کی آواز کے بیوی کی آواز بن کر رہ گئے ہیں۔ حضرت سلیمانؑ کے خلاف یہ پراپیگنڈا اور سازش اس شدت سے کی گئی کہ بائبل نے بھی حضرت سلیمانؑ کو مورد الزام ٹھہرایا۔ اور جب ہم ایسی باتیں حضرت سلیمانؑ کے متعلق پڑھتے ہیں تو کپکپی طاری ہوتی ہے کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ حضرت سلیمانؑ کو اپنے زمانہ کا سب سے عقلمند اور صاحب بصیرت انسان کی حیثیت سے پیش کر رہا ہے اور سچے اور پاکباز نبی کے طور پر پیش کر رہا ہے اور دوسری طرف بائبل یہ حال بیان کر رہی ہے کہ حضرت سلیمانؑ مکمل طور پر شیطان کے قبضہ میں تھے۔ اور اس کے اشاروں پر چلتے اور اس کی ہدایت پر سارے کام کرتے تھے اور بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ یہ وہ اہم امر ہے کہ قرآن کریم آپ پر سے ان جھوٹے الزامات کو صاف کر کے آپ کو ایک سچے اور برگزیدہ نبی کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ وہ شیطان صفت لوگ تھے جنہوں نے حضرت سلیمانؑ کے خلاف اس پروپیگنڈا کی تشہیر کی۔ اس سازش کی اصل صورت حال لوگوں کو بتانے کے لئے خدا تعالیٰ نے دو فرشتہ صفت لوگوں کے ذریعہ سے ایک سکیم چلائی۔ اگر گہری نظر سے حضرت سلیمانؑ کے زمانہ کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ پر واضح ہو جائے گا کہ وہ دونوں (ھاورت و ماروت) اصل میں حضرت سلیمانؑ کے دو تابعدار سچے خادم ہی تھے جنہوں نے پوشیدہ طور پر الٰہی حکم کے تحت لوگوں کو بتانا شروع کیا کہ ان کے مخالف کیا کاروائیاں کر رہے ہیں اور اس پراپیگنڈہ کی اصلیت کیا ہے اور اس کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے۔ ان مخالف جماعتوں کو پھاڑنے اور ان کی طاقت کو توڑنے کا کام ان دونوں فرشتہ صفت انسانوں کے سپرد خدا تعالیٰ نے کیا تھا۔ لیکن جو کچھ بھی منصوبہ خدا تعالیٰ نے ان دونوں کے سپرد کیا تھا اسے خفیہ رکھنے کی ہدایت تھی۔ اسی طرح جس طرح حضرت سلیمانؑ کے خلاف پر پیگنڈا بھی خفیہ طور پر چلایا گیا تھا۔

اس آیت میں لفظ سِحر بہت سے مختلف امور کے لئے استعمال ہوا ہے جس کے ایک معنی ہیں دھوکہ دہی کی باتیں، دھوکہ اور جھوٹ۔ اسی لئے نبیوں کے دشمن اور مخالفین انہیں ساحر کہتے تھے کہ یہ دھوکہ دیتے اور جھوٹ بولتے ہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے دشمن جادو استعمال کرتے تھے۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ دھوکہ دہی کی باتیں کرتے تھے، جھوٹ بولتے تھے اور اپنی ان جھوٹی باتوں سے نتیجہ یہ نکالتے تھے کہ گویا حضرت سلیمانؑ نے خدا پر ایمان ترک کر دیا اور معبودان باطلہ کی پرستش شروع کر دی ہے حالانکہ خود وہی لوگ تھے جنہوں نے یہ جرم کیا تھا جیسا کہ قرآن کریم بتلاتا ہے۔ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ (البقرہ: ۱۰۳)۔ وہ فرشتہ صفت انسان جو بھی کام کرتے تھے وہ خدائی حکم اور ہدایت پر کرتے تھے جس سے کسی کو بھی نقصان پہنچانا مقصود نہ تھا۔ اس کے باوجود اگر کسی کو نقصان پہنچا تھا تو وہ ان کے اپنے کسی فعل کی بنا پر تھا ھاروت و ماروت اس کے ذمہ دار نہ تھے۔ کیونکہ ان دونوں نے تو صرف وہ کچھ کیا جو خدا تعالیٰ نے انہیں کرنے کا حکم دیا تھا۔

☆......☆......☆

سوال: کیا قرآن کریم کی آیت ”وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ. لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ. ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ“. (الحاقة: ۴۵ تا ۴۸) صرف آنحضرت ﷺ کی صداقت کے ثبوت کے لئے ہے یا سب نبیوں کی صداقت کے لئے؟

حضور انور نے فرمایا: اگر یہ آیت صرف آنحضرت ﷺ کی صداقت کے لئے ہوتی تو پھر اسے بطور دلیل پیش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کیونکہ دلیل یہ دی جا رہی ہے کہ اگر اس نے کوئی ایسی بات کی جو ہماری مرضی کے خلاف ہو یا ہماری طرف کوئی ایسی بات منسوب کی جو ہم نے نہیں کہی تو ہم اسے پکڑیں گے اور سزا دیں گے۔ اگر وہ آنحضرت ﷺ کو جھوٹا سمجھتے تھے تو پھر وہ اس دلیل کو کیسے مان سکتے تھے سوائے اس کے کہ اس دلیل کی مکمل نظیر اور مثال اس سے قبل موجود ہوتی اور نبوت کی تمام تاریخ اس پر گواہ ہوتی کہ وہ جنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ خدا کے نبی ہیں اور ان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی والہام ہوتا ہے اگر وہ جھوٹے ہوتے تو خدا تعالیٰ کبھی بھی انہیں کامیاب نہ کرتا، ضرور انہیں سزا دیتا اور قطعِ وَتین کرتا۔ اگر یہ تاریخ اور نظیر اس سے پہلے انبیاء میں موجود نہ ہوتی تو پھر یہ آنحضرت ﷺ کے حق میں دلیل کیسے بن سکتی تھی۔ مخالفین کہہ سکتے تھے کہ ہم یہ دلیل کیوں مانیں۔ ہم نے اس سے پہلے نبیوں میں ایسا ہوتے نہیں دیکھا۔ لوگ خدا کے متعلق جھوٹ بولتے ہیں اور بولتے چلے جاتے ہیں انہیں کچھ بھی نہیں ہوتا تو پھر تمہارے ساتھ ایسا کیوں ہو۔ اسلئے یہ تو کوئی دلیل نہ ہوئی۔ اس کا کیا ثبوت ہے کہ اسے ٹھوس دلیل کے طور پر مانا جائے۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس مستقل سنت اور سلوک کا پہلے سے ہونا ضروری تھا۔

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ آیت ہر ایک پر اطلاق نہیں پاتی کیونکہ اگر ایک شخص خدا تعالیٰ کے متعلق دروغ گوئی سے کام لیتا ہے لیکن وہ مامور من اللہ نہیں ہے، خدا کا نبی نہیں ہے اور نہ ہی خدا کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے جیسے کہ بعض پاگل اور بیوقوف لوگ خدا تعالیٰ کے متعلق اس طرح کی باتیں کیا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی ذرّہ بھی پرواہ نہیں کیا کرتا۔ پھر اس میں کیا Logic ہے۔ Logic یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی اتھارٹی کا نام لے کر کوئی پیغام دیتا ہے جبکہ وہ پیغام اس اتھارٹی کی طرف سے نہیں ہے، جب اس اتھارٹی کے علم میں یہ بات لائی جاتی ہے کہ تمہارے نام پر کسی نے غلط پیغام دیا ہے تو پھر اس اتھارٹی کے لئے ناممکن ہو جاتا ہے کہ وہ اسے سزا نہ دے۔ اس آیت میں مذکور وجود کا تو اس عظیم اتھارٹی سے تعلق ہے جس کے نام سے آنحضرت ﷺ خود دعویٰ فرما رہے ہیں کہ ”اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا“۔ (الاعراف: ۱۵۹) یہ تھی اتھارٹی۔ کیونکہ آپ خدا تعالیٰ کے حوالہ سے بات کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے تمام دنیا کے لئے پیغامبر بنا کر بھیجا ہے۔ اور وہ رسول خدا تعالیٰ کی طرف سے بے شمار خبریں اور پیغام دے رہا ہے۔ اگر وہ رسول کوئی معمولی سی بات بھی ایسی کہتا ہے جو کہ اسے خدا تعالیٰ نے نہیں کہی تھی تو وہ ہرگز کامیاب نہ ہوتا اور ضرور پکڑا جاتا۔

اس آیت کا دوسرا حصہ ”فَمَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْن“ بہت زبردست ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ جھوٹے مدعیان کو لوگوں کی پشت پناہی حاصل ہوتی ہے۔ اور لوگ اس جھوٹے مدعی کی مدد اور حفاظت کے لئے اس مدعی اور خدا تعالیٰ کے درمیان روک بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ سچے نبیوں کی حالت یہ ہوتی ہے کہ کیا اپنے اور کیا پرائے سب کے سب اس کی مخالفت میں اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس سچے رسول کو ہلاک اور برباد کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں۔

یہاں ایک لطیف حکمت بیان کی گئی ہے کہ کوئی بھی سچا نبی لوگوں کے ذریعہ سے مدد نہیں دیا جاتا بلکہ اس کی تمام تر مدد کا انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہوتا ہے جبکہ جھوٹے مدعیانِ نبوت کے پیچھے ایک پارٹی ہوتی ہے جیسے کہ مسیلمہ کذّاب کے ساتھ جھوٹوں کی ایک جماعت تھی۔ ایسے تمام جھوٹے مدعیان کی تاریخ کا مطالعہ کر لیں ان کی پشت پناہی لوگوں کی ایک جماعت کر رہی ہوتی ہے۔ وہ کبھی بھی تن تنہا لوگوں کے سامنے دعویٰ لے کر نہیں نکلتے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اگر یہ یعنی محمد رسول اللہ ﷺ انہیں جھوٹے مدعیان میں سے ہوتا تو پھر لوگوں کی اس کے ساتھ معاونت اور مدد بالکل بے مقصد اور لایعنی ہوتی اور پھر اگر میں اسے ہلاک کرنا چاہتا تو ایسی صورت میں اس کے معاونین و مددگاروں میں یہ طاقت نہ ہوتی کہ وہ اسے بچانے کے لئے اس کے اور میری ہلاکت کے درمیان روک بن سکتے۔

آنحضرت ﷺ کا معاملہ تو اسکے بالکل برعکس تھا۔ تمام قریش یہاں تک کہ آپ کا اپنا قبیلہ بھی آپ کی مخالفت میں آپ کو ناکام کرنے کی خاطر اکٹھے ہو گئے۔ کتنی عجیب بات ہے یہاں تک کہ ابوطالب نے بھی آپ کی مدد اور حفاظت سے ہاتھ کھینچ لیا اور کہا کہ اب تم میری حفاظت میں نہیں ہو۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ میں تو کبھی بھی تمہاری حفاظت

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

دنیائے مذاہب

عیسائی عقائد سے بیزاری کا بڑھتا ہوا رجحان

(چوہدری خالد سیف اللہ خان ۔ آسٹریلیا)

۱۹۹۶ء میں یہاں جو مردم شماری ہوئی تھی اس کے نتائج اخباروں میں آرہے ہیں۔ ایک تجزیہ کے مطابق آسٹریلیا کے عیسائیوں کی تعداد نسبتاً گھٹ رہی ہے۔ پچاس سال قبل کی مردم شماری جو ۱۹۴۷ء میں ہوئی تھی۔ اس میں ۸۸ فیصد لوگوں نے اپنے آپ کو عیسائی ظاہر کیا تھا۔ یہ تعداد گر کر ۱۹۹۱ء میں ۷۴ فیصد اور ۱۹۹۶ء میں ۷۱ فیصد ہوگئی۔

۱۹۹۶ء میں ۱۶ فیصد نے لکھا کہ ان کا کوئی مذہب نہیں اور ۸٫۶۷ نے مذہب کے خانہ کو خالی چھوڑ دیا اور یوں آج کل ۲۵ فیصد آبادی کسی بھی مذہب سے منسلک نہیں ہے۔ اس کے بالمقابل ۱۹۴۷ء میں صرف ۰٫۳ فیصد نے کہا تھا کہ ان کا کوئی مذہب نہیں ہے۔

آسٹریلیا میں دس بڑے مذاہب کے لوگ بستے ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ پھیلنے والا مذہب بدھ مت ہے ۱۹۹۱ء اور ۱۹۹۶ء کے درمیان ان کی تعداد میں ۴۲ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ دوسرے نمبر پر جس مذہب کے پیروکاروں میں نسبتاً زیادہ اضافہ ہوا ہے وہ مسلمان ہیں۔ ان کی تعداد میں اس عرصہ میں ۳۵ فیصد اضافہ ہوا ہے اور اب ان کی تعداد دو لاکھ تک پہنچ چکی ہے جو تقریباً سبھی ترک وطن کر کے یہاں آباد ہوئے ہیں۔ مذہب سے باغی ہونے والے طبقہ میں اکثریت نوجوان نسل کی ہے۔ ہر نسل اپنے سے پہلی نسل کے مقابلے میں زیادہ مذہب کو چھوڑتی جارہی ہے۔ چنانچہ ۲۰ تا ۲۴ سالہ نوجوان مرد و عورت میں سے ۲۲ فیصد نے اب کہا ہے کہ ان کا تو کوئی مذہب ہی نہیں۔ لیکن گزشتہ نسل کے لوگ جو اب ۵۰ تا ۵۴ سال کی عمر کے ہیں ان میں سے ۱۲ فیصد نے کہا ہے کہ ان کا کوئی مذہب نہیں۔ موجودہ نسل کے دادے نانے وغیرہ جو اب ۷۵ سال سے زائد عمر کے ہیں ان میں سے صرف ۵٫۵ فیصد نے کہا کہ ان کا کوئی مذہب نہیں۔ اور یوں ہر آنے والی نسل پہلی کے مقابلہ میں مذہب سے زیادہ برگشتہ ہوتی چلی جارہی ہے۔ لیکن اخبار کے مطابق یہ بات دوسرے مذاہب پر چسپاں نہیں ہوتی۔

آسٹریلیا کا غالباً سب سے مؤقر روزنامہ (سڈنی مارننگ ہیرلڈ) اپنے ایک حالیہ اداریہ میں اس بڑھتی ہوئی عیسائی عقائد سے بیزاری پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"...... What all this suggests is that conventional understanding of Christmas can no longer enjoy the currency it once did. The claims made about meaning of Christmas for all people are no longer the claim of all people. Indeed even some Christians have begun to question key aspects of the Christmas story such as whether the account of Virgin birth can be taken as literal truth__ which were once considered central to its understanding. The meaning people attach to Christmas is increasingly a matter of private intuition and reasoning rather than declarations of a Creed".

(Sydney Morning Herald 24.12.98)

یعنی "ان ساری باتوں سے جو معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کرسمس کو تقلید کے طور پر جو کچھ پہلے سمجھا جاتا تھا اب اس کا رواج نہیں رہا۔ کرسمس کے مدعا کے بارہ میں جو دعوے کئے جاتے تھے کہ یہ سب کے لئے ہے اب یہ سب کا دعویٰ نہیں رہا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خود بعض عیسائیوں نے کرسمس کے کلیدی پہلوؤں پر سوالات اٹھانے شروع کردئے ہیں مثلاً یہ کہ آیا بن بیاہی پیدائش کو حرف بحرف سچ تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ حالانکہ یہ ایسی باتیں ہیں جو کسی زمانہ میں کرسمس کے عقیدہ کو سمجھنے میں مرکزی حیثیت رکھتی تھیں۔ اب تو لوگ کرسمس کو جو بھی سمجھتے ہیں اس کا تعلق ان کے اپنے وجدان اور عقل سے ہے نہ کہ کسی عقیدہ کے اعلان سے"۔

عیسائیوں کی اپنے عقائد سے بدظنی خدا کی ایک بڑی تقدیر کی طرف اشارہ کر رہی ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" کے صفحہ ۶۷ پر فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ **تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے** ۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۷)

بقیہ جلسہ سالانہ گھانا از صفحہ

جاتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور بارشیں رک گئیں اور جلسہ کے انعقاد میں کوئی دقت پیش نہ آئی۔

جلسہ سالانہ کے Theme کے حوالہ سے مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاق کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے ایک جلسہ میں شرکت کرنے والے ایک عیسائی پادری صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ انہیں یقین ہے کہ اگر ملک میں تمام جیل خانوں کا جائزہ لیا جائے تو وہاں آپ کو عیسائی مذہب کے ماننے والوں اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کی کثرت نظر آئے گی لیکن احمدی آپ کو ڈھونڈے سے نہیں ملے گا جو اخلاقی جرائم یا دیگر جرائم میں ملوث ہو۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کس قدر تربیت یافتہ ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ ایک عیسائی پادری کے اس بیان سے جماعت احمدیہ کی حقانیت اور صداقت ثابت ہوتی ہے۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ اللہ کے فضل سے صلح پسند اور امن کا گہوارہ سمجھی جاتی ہے۔ اس کی تائید میں ایک مثال بیان کرتے ہوئے مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ اس سال کے شروع میں حکومت کے سکیورٹی کے ذمہ دار وزیر کی طرف سے انہیں ٹیلی فون موصول ہوا کہ گھانا کی ریجن وولٹا میں کچھ احمدی تبلیغ کے نام پر اس علاقہ میں تفرقہ پیدا کر رہے ہیں اور امن و امان کا مسئلہ پیدا کر رہے ہیں۔ مکرم وزیر صاحب موصوف نے بتایا کہ انہوں نے مقامی پولیس کو ہدایت کی ہے کہ وہ کوئی کارروائی نہ کریں۔ میں جماعت احمدیہ کے امیر سے رابطہ کر کے انہیں صورت حال سے آگاہ کرتا ہوں۔ مکرم امیر صاحب نے وزیر موصوف کو بتایا کہ مجھے یقین ہے کہ ایسے لوگ احمدی نہیں ہو سکتے تاہم وہ ہمیں تھوڑا سا وقت دیں تا کہ ہم تحقیق کر سکیں۔ چنانچہ اسی وقت اس علاقہ میں مقیم مشنری صاحب سے رابطہ کیا گیا کہ وہ معاملہ کی فوری تحقیق کر کے رپورٹ کریں۔ چنانچہ جماعت کے نمائندہ اور حکومت کی لوکل انتظامیہ کے نمائندہ نے مل کر تحقیق کی تو پتہ چلا کہ ایسا فتنہ پیدا کرنے والے لوگ احمدی نہ تھے۔ چنانچہ وزیر موصوف نے جماعت کے اس اقدام کو بہت سراہا اور خوشی کا اظہار کیا کہ ان کے ذہن میں جماعت کے بارہ میں جس بات سے منفی تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تھی وہ غلط ثابت ہوئی۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اخلاقی ترقی کے نتیجہ میں جماعت کے اندر قربانی کی روح بھی ترقی کر رہی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے احباب دل کھول کر قربانی کر رہے ہیں۔ مادہ پرستی کے اس دور میں اتنی بڑی بڑی قربانی کرنا کہ ایک ایک تحریک کے لئے بعض لوگ ایک سو ملین سیڈیز تک پیش کرتے ہیں یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ میں اخلاقی اقدار بلند ہو رہی ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے فرمایا یہی وہ نمونہ ہے جسے دیکھ کر لوگ کثرت سے احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اگر ہم اپنی اخلاقی اقدار کو مزید بلند کریں تو یہ چیز ہماری تبلیغ میں بہت ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

تقریر کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔

جماعت احمدیہ گھانا کے جلسہ سالانہ کی ایک خاص بات تہجد کی نماز کا نظارہ ہوتا ہے کہ رات کا اجلاس جو عام طور پر ۱۰ بجے ختم ہوتا ہے اس کے باوجود صبح چار بجے سے قبل کم و بیش تمام حاضرین نماز تہجد کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ملک کے طول و عرض سے ۴۵ ہزار افراد نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ قارئین کی خدمت میں تمام ایسے احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے جنہوں نے اس جلسہ کی کامیابی کے سلسلہ میں تعاون کیا۔

بقیہ لقاء مع العرب از صفحہ

کے نیچے نہ تھا۔ میں تو ہمیشہ سے خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ بے شک تم سب مجھے چھوڑ دو لیکن میں خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے سے باز نہیں آؤں گا۔ یہ ہے سچی نبوت کی پہچان۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جیسی مخالفت اور سلوک آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپ کے خاندان والوں نے کیا بالکل ویسی ہی مخالفت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہوئی۔ جب آپ نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق "امام مہدی" ہونے کا دعویٰ فرمایا تو خود آپؑ کے خاندان والوں نے آپؑ کی مدد سے ہاتھ کھینچ لئے۔ اور آپ کی مخالفت میں آپؑ کے خاندان والوں نے سب سے بڑا کردار ادا کیا اور آپ کے پیغام کو ضائع اور ناکام کرنے کی کوشش کی۔ اور آپ کے راستہ میں آپ کے اپنوں نے بے شمار تکالیف اور مشکلات کھڑی کیں۔ آپ کے خاندان میں سے کسی فرد نے بھی اس سلسلہ میں آپؑ کی معاونت نہیں کی۔ ہاں ایک عرصہ کے بعد وہ آپ کی طرف آنا شروع ہوئے۔ بالکل ویسے ہی جیسے کہ آنحضرت ﷺ کے خاندان والوں نے آپؐ کے ساتھ سلوک کیا۔ سوائے ایک حضرت علیؓ کی استثناء کے یا سوائے چند ایک کے باقی سارے خاندان والے آپؐ کی مخالفت اور دشمنی میں کمربستہ ہو گئے۔ اور بالکل ویسی ہی تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ دہرائی گئی۔ تمام خاندان مخالفت میں الگ ہو گیا۔ تمام امت مسلمہ خصوصاً ہندوستان کی، جس کی طرف سے آپ کی مدد کی امید کی جاسکتی تھی سب کے سب آپ کے مخالف ہو گئے۔ ہندوستان کے عیسائی آپ کے مخالف تھے۔ ہندوستان کے ہندو اور سکھ دشمن بن گئے۔ غرض کسی ایک گروہ یا جماعت کا نام لیں جس نے آپ کی معاونت و مدد کی یا جو آپ کی معاونت و مدد کر سکتی تھی۔ تب اس زمانے کے علماء نے اس دلیل سے مات کھا کر اس الزام میں پناہ ڈھونڈی کہ اس (حضرت مسیح موعودؑ) کو تو انگریز کی پشت پناہی حاصل ہے۔ اس مضمون پر میں بعد میں تفصیلی بات کروں گا۔ کیونکہ اب وقت ختم ہو گیا ہے۔ اگلی نشست میں ہم یہیں سے گفتگو کا آغاز کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں- دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والے براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں- اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :
AL-FAZL DIGEST, 6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۸/ اگست ۹۸ء میں حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ بی-اے، بی-ٹی کا ذکر خیر مکرم سید منصور احمد بشیر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے-

حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ ۹/ نومبر ۱۸۸۶ء کو پیدا ہوئے- آپؓ کے والد حضرت قاضی ضیاء الدین صاحبؓ ۱۸۸۵ء میں جب پہلی بار قادیان آئے تو جاتے ہوئے مسجد اقصیٰ کی دیوار پر یہ تحریر لکھ دی کہ اگر وطن میں میری بوڑھی اور ضعیف والدہ نہ ہوتیں تو میں حضرت مرزا صاحبؑ کی معیت سے جدا نہ ہوتا- حضرت مسیح موعودؑ نے ایک بار آپؓ کے متعلق فرمایا "اس شخص کو ہمارے ساتھ عشق ہے"- حضرت اقدسؑ نے ۱۸۹۷ء میں "ضمیمہ انجام آتھم" میں جن ۳۱۳ صحابہ کا ذکر فرمایا ہے اُن میں آپؓ اور آپکی وجہ سے آپؓ کے دونوں بیٹے حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ اور حضرت قاضی عبدالرحیم صاحبؓ شامل ہیں-

حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ کو ۱۹۰۰ء میں قریباً ۱۵ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت نصیب ہوئی جب آپؓ کو مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں چھٹی جماعت میں داخل کروایا گیا اور اس طرح آٹھ سال تک آپؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت کا موقعہ ملتا رہا- آپؓ کا نکاح ایک صحابیہ حضرت کلثوم بانوؓ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے پڑھایا جن سے ایک بیٹی پیدا ہوئیں-

حضرت قاضی صاحبؓ کو بہت سی نمایاں جماعتی خدمات کی توفیق عطا ہوتی رہی- آپؓ نے ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے حضور زندگی وقف کرنے کی توفیق پائی- ۶/ ستمبر 1915ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے آپؓ کو بطور مبلغ انگلستان بھجوادیا جہاں سے آپؓ ۲۸/ نومبر ۱۹۱۹ء کو واپس تشریف لائے- آپؓ ایک لمبا عرصہ جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں مختلف فرائض سرانجام دیتے رہے اور کئی سال ناظم سپلائی بھی رہے- ۱۹۲۳ء میں جب حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک شدھی کا مقابلہ کرنے کے لئے تعلیم یافتہ افراد کو بلایا تو حضرت قاضی صاحبؓ نے بھی خود کو پیش کردیا- آپؓ نے بطور نائب امیر المجاہدین وہاں خدمات سرانجام دیں- ۱۹۲۴ء میں ملکانہ سے واپس آنے پر آپؓ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا ہیڈماسٹر بنادیا گیا- آپؓ نے کئی سال تک بطور قاضی سلسلہ بھی خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی اور سالہا سال تک کشمیر کمیٹی کے سیکرٹری بھی رہے-

حضرت قاضی صاحبؓ کو نمایاں مالی خدمت کی توفیق بھی اکثر ملتی رہی- آپؓ موصی تھے اور تحریک جدید کے پانچ ہزار مجاہدین میں بھی شامل تھے- مینارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے عطیہ دینے پر اور تشحیذ الاذہان کی کئی سال تک خریداری قبول کرنے پر آپؓ کے نام شائع شدہ ہیں- دفتر انصار اللہ مرکزیہ کی تعمیر کے لئے بھی ۱۹۵۷ء میں آپؓ نے ایک سو روپیہ چندہ دیا اور وقف جدید کی تحریک پر لبیک کہنے والوں میں بھی آپ السابقون الاولون میں شامل تھے-

-......☆......☆......☆......-

مقبرہ نور جہاں لاہور

ایک ایرانی نژاد مرزا غیاث بیگ نے افلاس سے تنگ آکر ایران سے ہجرت کی اور ہندوستان آکر دربارِ اکبری سے وابستہ ہوگیا- اُس کی ایک بیٹی تھی جس کا نام مہر النساء تھا جس نے تاریخ میں نور جہاں کے نام سے شہرت پائی- اُس کی پہلی شادی ایک ایرانی باشندے شیر افگن سے ہوئی جس کا اصلی نام علی قلی بیگ تھا اور اُس کی وفات کے بعد مہر النساء مغل بادشاہ جہانگیر کے عقد میں آئی اور اُس کی چہیتی بیوی بنی- حتّٰی کہ عہد جہانگیری کے سکّوں پر بھی اُس کا نام کندہ کیا گیا- جہانگیر کی وفات کے ۱۸ سال بعد نور جہاں ۱۶۴۵ء میں ۷۲ سال کی عمر میں فوت ہوئی اور دریائے راوی کے کنارے شاہدرہ میں مقبرہ جہانگیر کے پاس اُس کی تدفین ہوئی- نور جہاں نے اپنا مقبرہ اپنی زندگی میں ہی تعمیر کروالیا تھا جو ۳ لاکھ روپے کی لاگت سے چار سال کی مدت میں مکمل ہوا- مقبرہ ایک چار فٹ اونچے پلیٹ فارم پر تعمیر کیا گیا ہے اور عمارت ۱۹/ فٹ چار انچ بلند ہے- اس میں سنگ ابری، سنگ سرخ، سنگ مرمر سیاہ اور پیلے پتھروں سے سجاوٹ کی گئی ہے- مقبرہ کی عمارت محض ستونوں پر کھڑی ہے اور مقبرے کے گرد خوبصورت باغ ہے- مقبرے کے درمیانی محراب میں سنگ مرمر کے ایک پلیٹ فارم پر دو قبریں ہیں ایک نور جہاں کی اور دوسری اُس کی بیٹی لاڈلی بیگم کی- قبر کا تعویذ سنگ مرمر کا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے ۹۹ صفاتی نام کندہ ہیں اور سر کی جانب ایک آیت قرآنی درج ہے-

رنجیت سنگھ کے زمانہ میں پورا مقبرہ اور اس کے آرائشی پتھر اکھاڑ دیئے گئے اور قبریں کھود کر دو تابوت نکالے گئے جو لوہے کے کنڈوں سے کمرے میں لٹکے ہوئے تھے- کنڈے توڑ کر صندوق زیر زمین دفن کردیئے گئے- اب آپ تہہ خانے میں جاکر وہ جگہ دیکھ سکتے ہیں جہاں دونوں تابوت دفن ہیں- آثار قدیمہ کے مطابق اس تہ خانے سے دو سرنگیں نکلتی تھیں ایک ہرن مینار شیخوپورہ جاتی تھی اور دوسری شالامار باغ لاہور تک- سیلاب کے دنوں میں یہ سرنگیں پانی سے بھر جاتی تھیں اس لئے انہیں بند کردیا گیا ہے- یہ معلوماتی مضمون مکرم عطاء المنان طاہر صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ یکم اگست ۹۸ء میں شائع ہوا ہے-

-......☆......☆......☆......-

محترم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب

ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب نے عربی کی تعلیم دہلی اور بغداد میں پائی- تاریخ عرب میں بیروت کی امریکن یونیورسٹی سے .Ph.D کی اور تہران یونیورسٹی سے فارسی لٹریچر میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اور سڈنی یونیورسٹی آسٹریلیا سے انگریزی میں .M.A کیا- آپ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں بھارتی وفد کے مشیر اور عالم عرب کے متعلق خصوصی سیاسی کمیٹی سے وابستہ رہے- ویسٹ انڈیز میں بھارت کے ہائی کمشنر بھی مقرر ہوئے- دستور اور آئین سے متعلق قوانین کے ماہر وکیل تھے- اگرچہ پیشے کے اعتبار سے سفارتکار تھے لیکن عربی، فارسی، ترکی، جرمن، ہندی، اردو اور انگریزی زبانوں کے ماہر اور تاریخ دان بھی تھے- آپ نے اسلام کے دفاع میں اور قرآن کریم کی تعلیمات کے فروغ کے لئے کئی کتب بھی تصنیف کیں- ایک کتاب ایک امریکن یونیورسٹی نے اسلامی تاریخ کے طلبہ کے لئے بھی تجویز کی- ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے بھارت کی سپریم کورٹ میں پریکٹس شروع کی اور انڈین کونسل آف ہسٹاریکل ریسرچ کے فیلو اور بھارتی حکومت کی طرف سے مرکزی حج مشاورتی بورڈ کے رکن بھی مقرر ہوئے- علی گڑھ یونیورسٹی کے فیلو بھی تھے- ۸۱ء سے ۸۶ء تک ہندوستان ٹائمز میں مسلم ورلڈ کے عنوان سے ہر ہفتے کالم بھی لکھتے رہے- آپ کے ایک کالم کو جو آپ نے سپین میں مسجد بشارت کے افتتاح کے موقع پر لکھا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہت پسند فرماتے ہوئے آپ کو لکھا کہ "آپ نے ایسی حکمت کے ساتھ جماعت کی مساعی پر روشنی ڈالی تھی کہ ایک ناواقف یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ مضمون کسی احمدی نے لکھا ہے اور ایک احمدی یہ نہیں چاہ سکتا کہ کاش یہ اس سے بہتر ہوتا"- حضور انور نے مزید فرمایا کہ "مجھے آپ میں دلچسپی ہے آپ کی سپریم کورٹ کی پریکٹس میں کوئی دلچسپی نہیں، میرا بس چلے تو آپ کا ایک ایک منٹ خدمت اسلام میں مسخر کرلوں ...... مستشرقین کے مقابلے میں جن مصابیح کی آسمان احمدیت کو ضرورت ہے اور جن شہب کی تلاش ہے انہی میں سے ایک آپ بھی ہیں جن کی میری نظروں کو جستجو اور انتظار ہے"-

آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور آپ کی تبلیغ سے ترکی کے ایک پروفیسر بھی احمدی ہوئے- ۸۳ء میں حضور انور کی کتاب "مذہب کے نام پر خون" کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کی آپ کی خواہش کو حضور نے شرف قبولیت بخشا- لیکن ۸۴ء میں مثانے میں تکلیف ہوئی اور ڈاکٹروں نے کینسر تشخیص کیا- آپریشن ہوا لیکن ناکام رہا کیونکہ کینسر پھیل چکا تھا- امریکہ لے جایا گیا جہاں آٹھ گھنٹے کا آپریشن ہوا لیکن ناکام رہا اور ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ زیادہ سے زیادہ چار ہفتے کی زندگی باقی ہے- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہوتی تو یہی جواب آتا کہ برابر دعا کررہا ہوں- چنانچہ آئی ہوئی موت ٹل گئی اور علاج کے ساتھ ساتھ حضور انور کی کتاب کے ترجمہ کا کام آپ نے جاری رکھا- ایک موقعہ پر حضور انور نے آپ کو لکھا "دعا کی تحریک پر مشتمل آپ کے پرسوز وگداز خط نے خوب ہی اثر دکھایا اور آپ کے لئے نہایت عاجزانہ فقیرانہ دعا کی توفیق ملی اور ایک وقت اس دعا کے دوران ایسا آیا کہ میرے جسم پر لرزہ طاری ہوگیا- میں رحمت باری سے امید لگائے بیٹھا ہوں کہ یہ قبولیت کا نشان تھا"- چنانچہ اللہ تعالیٰ نے احیائے موتیٰ کا کرشمہ دکھایا جسے امریکہ میں ڈاکٹر بھی معجزہ کا نام ہی دیتے رہے- کتاب کے ترجمہ کا کام ختم ہوا تو بیماری نے دوبارہ شدت پکڑلی اور آپ کو علم ہوگیا کہ اب زندگی کا چراغ گُل ہونے کو ہے چنانچہ جون ۱۹۸۸ء میں نیویارک سے دہلی چلے آئے اور ۳۱/ جولائی ۱۹۸۸ء کو ۶۹ سال کی عمر میں وفات پاگئے- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی- حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ غائب پڑھائی اور آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "سید برکات احمد معروف شخصیت ہیں ہندوستان کی، علمی لحاظ سے بھی اور کئی پہلوؤں سے- جماعت کے بڑے مخلص فدائی کارکن تھے- ان کو چند سال سے ایسا کینسر تھا جس کے متعلق ڈاکٹروں کا یہ خیال تھا کہ آج سے بہت سال پہلے فوت ہو جانا چاہئے تھا- جب ہندوستان میں تھے تو اس وقت انہوں نے مجھے لکھا کہ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ چند مہینے کی بات ہے- اس سے زیادہ نہیں ہوسکتا تو ان کو میں نے دعا کی طرف بھی توجہ دلائی اور یہ بھی کہا کہ ڈاکٹروں کی بات نہ مانیں اللہ کی مرضی ہے- دعا میں بھی کرتا ہوں، آپ بھی کریں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا- ان کی بہن کا بعد میں مجھے خط آیا کہ حیرت ہے کس طرح یہ بچ گئے ہیں بلکہ کام شروع کردیا ہے اور پھر کام بھی ایسا کیا کہ 'مذہب کے نام پر خون' کتاب کا اس بیماری میں ترجمہ شروع کیا اور وہ مکمل ہوگیا اللہ کے فضل سے، پھر اس کی نظر ثانی کی، ...... تو علمی کام کرتے کرتے اس طرح جان دی ہے"-

حضور انور نے اس کتاب کے انگریزی ترجمہ "Murder in the name of Allah" کے تعارف میں بھی محترم ڈاکٹر صاحب کا بہت عمدہ ذکر فرمایا ہے- آپ کے ذکر خیر پر مشتمل یہ مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۸/ ستمبر ۹۸ء میں محترمہ پروفیسر سیدہ نسیم سعید صاحبہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے-

-......☆......☆......☆......-

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

12/03/99 - 18/03/99

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 12th March 1999
24 Zul Qa'da 1419

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.55 Children's Corner: Quran Pronunciation. Lesson No. 9 (R)
01.20 Liqa Ma'al Arab: Session No. 62 Rec: 12.07.95
02.20 Quiz: History of Ahmadiyyat, Part 83 (R)
03.15 Urdu Class: With Huzoor (R)
04.20 Shajray Phull: Sahaba Ch. Maulvi Mohammad Usman Sb (RA) (R)
04.40 Homeopathy Class: Lesson No.14(R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.55 Children's Corner: Pronunciation 9 (R)
07.15 MTA Variety: Hobbies, Part 1
07.45 From The Archives: Majlis e Irfan-Part 2 Rec: 17.02.84 at Nasirabad (R) Huzoor and students
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No. 62 (R)
10.50 Urdu Class: (R)
10.55 Computers for Everyone: Lesson No. 101
11.35 Bengali Service: Sadr Majlis Khuddam ul Ahmadiyyat's address to Mirpur Majlis
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55 Darood Shareef
13.00 Friday Sermon - LIVE
14.05 Documentary: How to be a good writer.
14.35 Rencontre Avec Les Francophones(new): Rec: 08.03.99
15.40 Friday Sermon: Rec, 12.03.99 (R)
16.55 Liqa Ma'al Arab: Session No. 62 (R)
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith.
18.45 Urdu Class(New): Rec, 10.03.99
19.55 German Service: Quran und Bible, Diskussionskries, More...
20.55 Children's Corner: Kudak No. 12
21.10 Medical Matters: Laboratory Testing.
21.45 Friday Sermon: 12.03.99 (R)
22.55 Rencontre Avec Les Francophones(N):(R)

Saturday 13th March 1999
25 Zul Qa'da 1419

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.35 Children's Corner: Kudak No. 12 (R)
00.45 Liqa Ma'al Arab: Session No. 63 Rec: 13.07.95
01.55 Friday Sermon: 12.03.99 (R)
03.00 Urdu Class(New): (R)
04.20 Computers for Everyone: Lesson No.101(R)
04.55 Rencontre Avec Les Francophones(N):(R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News.
06.55 Children's Corner: Kudak No. 12 (R)
07.10 Saraiky Prog: Tarjumatul Quran Class Lesson No.5, Rec: 05.08.94
07.55 Medical Matters: Laboratory Testing (R)
08.30 Discussion: Hadhrat Masih Maud (AS) and Pundit Lekhram.
09.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.63 (R)
10.35 Urdu Class(New): (R)
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Danish: Lesson No. 14
13.00 Indonesian Hour
14.00 Bengali Service: Civil rights in the Islamic economic system
15.05 Children's Class(New): with Huzoor Rec: 13.03.99
16.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 63 (R)
17.15 Al Tafseer-ul-Kabir: Prog. No. 35
18.05 Tilawat, Darsul Hadith
18.35 Urdu Class(New): Rec, 12.03.99
19.50 German Service: Schule und Dann, Rush Rush, Nazm.
20.55 Children's Corner: Quran Quiz, No.41
21.10 Q/A Session(New): With students from London School of Economics, Rec:15.02.99
22.10 Children's Class(New): with Huzoor (R)
23.15 Learning Danish: Lesson No. 14 (R)

Sunday 14th March 1999
26 Zul Qa'da 1419

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
01.00 Children's Corner: Quran Quiz, No.41 (R)
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 64 Rec: 18.07.95
02.20 Discussion: Hadhrat Masih Maud (AS) and Pundit Lekhram (R)
03.15 Urdu Class(New): (R)
04.20 Learning Danish: Lesson No. 14 (R)
04.50 Children's Class(New): (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.50 Children's Corner: Quran Quiz, Pt 41 (R)
07.05 Friday Sermon: 12.03.99 (R)
08.10 Q/A Session: from London, Rec:15.02.99(R)
09.25 Liqa Ma'al Arab: Session No. 64 (R)
10.30 Urdu Class(New): With Huzoor (R)
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese: Lesson No. 117
13.10 Indonesian Hour: Tilawat, More.......
14.20 Bengali Service: Mulaqat with Huzoor.
15.20 English Mulaqat: Rec, 13.08.95
16.20 Liqa Ma'al Arab: Session No. 64 (R)
17.25 Albanian Prog: Introduction to Islam, Pt 5
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.35 Urdu Class(New): Rec: 13.03.99
19.50 German Service: Buch Gottes, More.....
20.55 Children's Corner: Bait Bazi from Rabwah
21.10 Dars ul Quran: Lesson No. 26 Rec: 29.01.98
22.30 English Mulaqat: Rec, 13.08.95 (R)
23.25 Learning Chinese: Lesson No.117 (R)

Monday 15th March 1999
27 Zul Qa'da 1419

00.05 Tilawat, Darsul Malfoozat, News
00.55 Children's Corner: Bait Bazi, Rabwah. (R)
01.20 MTA USA: Speech by Wahab Ahmad Sb 'I shall cause thy message to reach.......'
01.55 Liqa Ma'al Arab: Session No. 65 Rec: 19.07.95
03.15 Urdu Class(New): (R)
04.20 Learning Chinese: Lesson No.117 (R)
04.50 English Mulaqat.(R)
06.05 Tilawat, Darsul Malfoozat, News
06.50 Children's Corner: Bait Bazi, Rabwah (R)
07.05 Dars ul Quran: Lesson No. 26 (R)
08.15 Speech: by Ch Hameed Ullah Sb- Topic: Responsibility of Ansarullah.
09.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 65 (R)
10.15 Urdu Class: (New): (R)
11.30 MTA Sports: Pakistan's Golden Jubilee
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.7
13.10 Indonesian Hour: Tilawat, Hadith, More....
14.10 Bengali Service: Duties of Ansarullah,....
15.10 Homeopathy Class: Lesson No. 15 Rec: 16.05.94
16.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 65 (R)
17.20 Turkish Prog.: Truth about Imam Mahdi Programme No. 8
18.05 Tilawat, Darsul Malfoozat
18.35 Urdu Class:
19.40 German Service: Begegnung mit Huzoor.
20.40 Children's Corner: Workshop No.13
21.20 Quiz: Rohani Khazaine Programme No. 19
22.05 Homoeopathy Class: Lesson No. 15 (R)
23.10 Learning Norwegian: Lesson No.7 (R)

Tuesday 15th March 1999
28 Zul Qa'da 1419

00.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
00.50 Children's Corner: Workshop No.13 (R)
01.30 Liqa Ma'al Arab: Session No. 66
02.45 MTA Sports: Pakistan's Golden Jubilee (R)
03.10 Urdu Class: (R)
04.15 Learning Norwegian: Lesson No. 7 (R)
04.45 Homoeopathy Class: Lesson No. 15 (R)
06.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
06.50 Children's Corner: Workshop No.13 (R)
07.30 Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 19.09.97
08.40 Quiz: Rohani Khazaine, Part 19 (R)
09.25 Liqa Ma'al Arab: Session No. 66 (R)
10.25 Urdu Class: (R)
11.30 Medical Matters: Child & Mother Care Pt3
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning French: Lesson No. 26
13.05 Indonesian Hour: Friday Sermon Rec:29.05.98
14.05 Bengali Service: Interfaith Harmony 1998
15.10 Tarjumatul Quran Class
16.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 66 (R)
17.15 Norwegian Prog.: Contemporary Issues - 14
18.05 Tilawat, Darsul Hadith
18.30 Urdu Class
19.35 German Service: Schone Edelstein, Wilkommen in Deutschland.
20.35 Children's Corner: Pronunciation of The Holy Quran, Lesson No. 10
21.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau Various Programmes
21.30 Hamari Kaenat: No. 162
21.55 Tarjumatul Quran Class: (R)
23.05 Learning French: Lesson No. 26 (R)
23.35 Documentary: Handicraft Exhibition From Lajna Pakistan

Wednesday 17th March 1999
29 Zul Qa'da 1419

00.05 Tilawat, A Page from the History of Ahmadiyyat, News
00.50 Children's Corner: Pronunciation of The Holy Quran, Lesson 10 (R)
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 67 Rec: 25.07.95
02.15 Children's Corner: Waqfeen e Nau (R) Various Programmes
02.45 Urdu Class: (R)
03.50 Learning French: Lesson No.26 (R)
04.25 Documentary: Handicraft Exhibition (R) From Lajna Pakistan
04.45 Tarjumatul Quran Class: (R)
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.50 Children's Corner: Pronunciation of The Holy Quran, Lesson No. 10 (R)
07.15 Swahili Prog.: Friday Sermon Rec: 29.03.96
08.25 Dars ul Hadith: with Swahili Translation
08.45 Hamari Kaenat: No. 162 (R)
09.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 67 (R)
10.15 Urdu Class: (R)
11.20 Interview: of Darvesh e Qadian, Part 4
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning German: Lesson No. 11
13.10 Indonesian Hour: Tilawat, Dars ul Quran,..
14.15 Bengali Service: Friday Sermon Rec: 02.08.96
15.20 Tarjumatul Quran Class
16.20 Liqa Ma'al Arab: Session No. 67 (R)
17.25 Revue De Presse: Part 4
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class
19.45 German Service: Reise ins Licht, Waqf e nau Programme, Puppet Theatre.
20.45 Children's Corner: Ilmi Programme. From Rabwah
21.20 MTA Lifestyle: Al Maidah
21.40 MTA Lifestyle: Shumarah No. 13
22.20 Tarjumatul Quran Class:(R)
23.25 Learning German: Lesson No.11 (R)

Thursday 19th March 1999
30 Zul Qa'da 1419

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.50 Children's Corner: Ilmi Programme (R)
01.25 Liqa Ma'al Arab: Session No. 68 Rec: 08.08.95
02.40 Interview: of Darvesh e Qadian, Part 4 (R)
03.15 Urdu Class (R)
04.20 Learning German: Lesson No.11 (R)
04.45 Tarjumatul Quran Class: (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.40 Children's Corner: Ilmi Programme (R)
07.15 Sindhi Programme: Friday Sermon Rec: 21.03.97
08.20 MTA Lifestyle: Shumarah No.13 (R)
09.00 Liqa Ma'al Arab: Session No. 68 (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.10 Quiz: History of Ahmadiyyat, Part 84
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Arabic: Lesson No.32
12.55 Indonesian Hour: Dars ul Quran,.......
13.35 Bengali Service: Mulaqat with Huzoor
14.45 Bengali Service: Special Nasirat Prog.
14.55 Homoeopathy Class: Lesson No.16
16.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 68
17.10 Swedish Programme: Q/A with Huzoor Rec: 27.09.89 from Gothenburg, Sweden.
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat.
18.35 Urdu Class
19.45 German Service: Geschichte des Islams, Mach Mit, Nazm.......
20.45 Children's Corner: Pronunciation of The Holy Quran, Lesson No. 11
21.05 Moshaira: In memory of Abaidullah Aleem
21.55 Homoeopathy Class: Lesson No.16 (R)
23.10 Learning Arabic: Lesson No. 32 (R)
23.25 Shajray Phull: Seerat Hadhrat Mirza Sharif Ahmad Sb (RA)

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 6 Friday, March 12, 1999 Issue No. 11

اعلیٰ اسلامی روایات کے ساتھ جماعت احمدیہ گھانا کے

۷۰ ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

ملک کے نائب صدر اور دیگر اہم شخصیات کی شرکت

۴۵ ہزار افراد جلسہ میں شامل ہوئے

(رپورٹ: قریشی داؤد احمد ساجد، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل گھانا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گھانا کا ۷۰واں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۷، ۱۸، ۱۹ /دسمبر ۱۹۹۸ء بروز جمعرات جمعہ اور ہفتہ کامیاب انعقاد کے بعد اختتام پذیر ہو گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک

امسال جلسہ سالانہ میں عزت مآب جناب وائس پریذیڈنٹ آف گھانا His Excellency Prof. John Evans Atta Mills نے شرکت کی۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ سربراہ مملکت جناب جیری جان رولنگز H.E.J.J.Rawlings گزشتہ سال جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ نیز ۱۹۸۹ء میں بھی انہوں نے جماعت کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی لیکن وائس پریذیڈنٹ صاحب کے لئے یہ پہلا موقع تھا کہ وہ جماعت کے کسی پروگرام میں شریک ہوئے ہوں کیونکہ یہ حال ہی میں سیاست میں آئے ہیں۔ ان کے علاوہ الحاج مہاما ادریسو وزیر دفاع، آنریبل ملک الحسن یعقوب ممبر پارلیمنٹ، آنریبل الحسن ڈارزی ممبر پارلیمنٹ، مکرم جناب یوسف علی صاحب چیئرمین این۔ ڈی۔ سی (حکومتی پارٹی)، Walembele اپر ویسٹ ریجن کے پیراماؤنٹ چیف (سابقہ پریذیڈنٹ ریجنل ہاؤس آف چیفس)، جمہوریہ بینن کے سفیر، روس اور کیوبا کے سفارت خانہ کے نمائندے، وولٹا ریجن کے پیراؤماؤنٹ چیف، کماسی کے علاقہ Dadiesoaba کے پیرواماؤنٹ چیف، شمالی علاقہ کے بہت سے چیف اور آئمہ، برونگ اہافو ریجن کے علاقہ Lineso کے چیف، سالگا (ناردرن ریجن) کے ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو۔ اور ان کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، بورکینا فاسو، آئیوری کوسٹ، اٹلی اور لائبیریا سے بھی نمائندگان نے جلسہ میں شرکت کی۔

حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کا انعقاد جماعت کی اپنی جلسہ گراؤنڈ "بستانِ احمد" میں ہوا۔

جلسہ کے انعقاد سے تین چار ماہ قبل "بستان احمد" میں جلسہ کے انعقاد کے سلسلہ میں تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں۔ اور حسبِ سابق وقار عمل کے ذریعہ صفائی وغیرہ کا کام شروع کیا گیا۔ گریٹر اکرا ریجن کے خدام، انصار، لجنات اور اطفال و ناصرات نے خصوصی طور پر ان وقار عملوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بعد ازاں جلسہ کے قریبی ایام میں بعض دوسری ریجنز سے بھی احباب وقار عمل کے لئے تشریف لاتے رہے۔ فجزاهم الله احسن الجزاء.

حسب سابق جلسہ سالانہ کے کاموں کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ خوراک، پانی، بجلی، استقبال، حفاظت، تزئین، ایم ٹی اے، رہائش، صحت، ٹرانسپورٹ، گمشدہ اشیاء، لاؤڈ سپیکر وغیرہ۔

امسال جلسہ کے لئے مندرجہ ذیل Theme مقرر کیا گیا تھا:

"National Integrity- A Key Component in Moving Ghana Forward"

جماعت کی روایات کے مطابق جلسہ سالانہ کی ابتداء مورخہ ۱۷/دسمبر بروز جمعرات نماز تہجد سے ہوئی۔ نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد مکرم امیر و مشنری انچارج مولانا عبدالوہاب آدم صاحب نے جلسہ سالانہ کی اہمیت اور جلسہ سالانہ کے انتظامات کے بارہ میں خطاب فرمایا۔ جلسہ سالانہ کے بقیہ دنوں کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوتا رہا اور حسب دستور نماز فجر کے بعد مرکزی مبلغین مختلف موضوعات پر درس دیتے رہے۔

جلسہ سالانہ کی باقاعدہ تقریبات کا آغاز بروز جمعرات ۱۷/دسمبر دس بجے جناب عزت مآب نائب صدر صاحب کی آمد سے ہوا۔ سٹیج پر آمد سے قبل حسب روایت مجلس خدام الاحمدیہ گھانا کی طرف سے پیش کردہ گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ جناب نائب صدر کی آمد سے قبل تمام حاضرین نظم و ضبط کے ساتھ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے تھے۔ چنانچہ وہ اس نظم و ضبط سے بہت متاثر ہوئے جس کا ذکر بعد میں انہوں نے اپنی تقریر کے دوران بھی کیا۔

جناب نائب صدر صاحب کی آمد پر حاضرین جلسہ نے کھڑے ہو کر نعرہ ہائے تکبیر اور حسب روایت لا اله الا الله محمد رسول الله بلند آواز اور ترنم سے پڑھ کر مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا۔ مہمان خصوصی نے ہاتھ ہلا کر ان نعرں کا جواب دیا اور جتنی دیر حاضرین لا اله الا الله محمد رسو ل الله پڑھتے رہے وہ بھی احتراماً اتنی دیر تک کھڑے رہے۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت نائب امیر اول مکرم Nooruddin Adumatta نے کی۔ انہوں نے جناب نائب صدر مملکت کو جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا جس کے بعد مکرم حافظ احمد جبریل صاحب نائب امیر سوم نے تلاوت قرآن کریم کی اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت کے بعد مکرم عبداللہ ایوب صاحب سینئر سرکٹ مشنری نے حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ میں سے کچھ اشعار پڑھے اور ان کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد صدر مجلس نے حاضرین جلسہ سے مہمان خصوصی جناب نائب صدر مملکت صاحب کا تعارف کروایا۔ بعدہ مکرم عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مشنری انچارج نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں جناب نائب صدر مملکت کو جلسہ سالانہ میں خوش آمدید کہا۔ اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا آغاز حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے فرمایا۔ اور اس جلسہ کی بنیاد خود اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اور اذن سے رکھی گئی جس کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

حضرت بانی سلسلہ کی یہ پیشگوئی اس شان سے پوری ہوئی کہ اس وقت دنیا کے ۱۵۰ ممالک میں جماعت پھیل چکی ہے اور دنیا بھر میں جماعت کی طرف سے اسی نمونہ پر جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔

بنی نوع انسان کی خدمت کے بارہ میں مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ نہ صرف گھانا میں تعلیم اور صحت کے میدان میں بنی نوع انسان کی خدمت کی توفیق پا رہی ہے بلکہ دنیا کے کئی اور ممالک میں بھی خدمت کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حال ہی میں گھانا کے بعض ڈاکٹروں کو سیرالیون اور گیمبیا میں بھی انسانی خدمت کی توفیق ملی ہے۔

نظام خلافت کی برکات کے بارہ میں مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ خلافت ایک ایسی نعمت ہے جس سے جماعت کو ہر لحہ راہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ اور ہر دور میں خلفاء براہ راست اللہ تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کر کے جماعت کی راہنمائی کرتے ہیں اور یہی جماعت احمدیہ کی ترقی کا راز ہے۔

مکرم امیر صاحب نے مزید فرمایا کہ خلفائے احمدیت صرف احمدیوں کے لئے اپنے دل میں درد نہیں رکھتے بلکہ وہ سارے بنی نوع انسان کے لئے اپنے دل میں درد رکھتے ہیں۔ نیز ہر احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام خلافت سے گہری عقیدت رکھتا ہے۔ اور اس محبت کے پیشِ نظر ہر قسم کی قربانی کے لئے ہمیشہ کمربستہ رہتا ہے۔ اور اس عقیدت کی بنا پر آپ کی تحریکات پر خوش دلی سے لبیک کہتا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کی کتب اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معرکہ آراء تصنیف Revelation,Rationality,Knowledge and Truth اور ایم ٹی اے کے حوالے سے فرمایا کہ یہ کتب اور ٹیلی ویژن کھلی یونیورسٹی کا کام دیتے ہیں۔ اور ہر قسم کے اخلاقی اور روحانی علم کے ذرائع ہیں۔ یہ ذرائع نہ صرف جماعت احمدیہ کے فائدہ کے لئے ہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ذریعہ ہدایت ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے فرمایا ہمارا توکل صرف اللہ تعالیٰ پر ہے اور یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ بین الاقوامی مسائل پر بلا لحاظ اور بلا خوف و خطر اپنا مافی الضمیر سچائی اور راستی کے ساتھ بیان کرتی ہے۔

جلسہ سالانہ کے Theme کے بارہ میں مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ آنحضورؐ کی ایک حدیث ہے، مَن قَالَ هَلَكَ القَوم فَهُو اَهلَكَه کہ جو شخص کہتا ہے کہ قوم ہلاک ہو گئی گویا وہ قوم کو ہلاک کر دیتا ہے۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ بجائے اس کے کہ ہم قوم کی خرابیوں پر نظر کریں ہمیں چاہئے کہ ہم قوم کی اصلاح کے لئے قوم کے اچھے اخلاق و اقدار لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ اس سلسلہ میں امیر صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ اکرا سے کماسی تک رات کے وقت سفر کریں (جو تقریباً ۲۷۰ کلو میٹر ہے) تو کئی جگہوں پر آپ کو سڑک کے کنارے خرید و فروخت کا سامان نظر آئے گا جو بغیر کسی پہرہ دار کے چھوڑ دیا گیا ہے اور اگلے روز چیزوں کا مالک اسے محفوظ اسی جگہ پڑا ہوا پا لیتا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ لوگوں میں دیانت داری، تحفظ اور نیکی کی طرف بڑھنے کا شعور پایا جاتا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ جب نائجیریا میں کام کرنے والے تمام گھانین شہریوں کو وہاں سے نکال دیا گیا اگرچہ وہ دور ملک میں قحط سالی کا دور تھا پھر بھی لوگوں نے نائجیریا سے آنے والوں کی آبادکاری میں دل کھول کر مدد کی۔ ایک موقعہ پر پتہ چلا کہ کروڑوں ڈالر مالیت کی کوکو (Cocoa) گہرے جنگلات میں پڑی ہے۔ چنانچہ گھانین عوام نے مل کر اسے جنگلات سے نکال کر ملک کے لئے خطیر زر مبادلہ کمایا جس سے ملک کی اقتصادی حالت بہتر ہو گئی۔ نیز ایک موقع پر جب وسیع علاقہ میں آگ لگنے سے کوکو کے پودے جل گئے تو گھانا کے عوام نے مل کر دوبارہ اس علاقہ میں کوکو کاشت کی۔ اس طرح کی بہت سی مثالیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔